لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۱ - ۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday, January 8, 1913

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

مسلم المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« ہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta: Wednesday, January 8, 1913

فہرس

شذرات

مقالہ افتتاحیہ ۳

فاتحۂ جلد جدید

ناموران غزوۂ بلقان

ایک سر گذشت خونین ۸

مقالات

تاریخ کي باز گشت ۱۱

مراسلات

علي گذہ ، لیگ ، اور کانفرنس ۱۳

فکاهات ۱۴

مسلم لیگ

شئون عثمانیہ

البانیہ

کامل پاشا کي اپنے دوستوں سے مایوسي ۱٦

شقلیہ ثانی کي آخري جنگ

تصاویر

— * —

مسلم کانفرنس صفحہ خاص

سرگذشت خونین ۸

اعتذار

— * —

هم نہایت شرمندہ هیں کہ سال جدید کے اس پہلے پرچے کي اشاعت میں بھی چند اضطراري اسباب سے تاخیر هوگئي - اسکے بعد کا دوسرا نمبر طیار ہے جو اسکے بعد هي ڈاک میں ڈالدیا جاے گا ' اور اس طرح انشاء اللہ یہ تاخیر آئندہ هفتوں تک متعدي نہ هوگي -

(منیجر)

اطلاع

— * —

(۱) الہلال کي گذشتہ جلد کا علحدہ ٹائیٹل پیج اور فہرست مضامین و تصاویر زیر طبع ہے - ناظرین جلد بندھوانے میں جلدي نہ کریں - آئیندہ نمبر کے ساتھہ شائع کردي جاے گي -

(۲) جن خریداروں نے ششماهي قیمت اداکي تھي انکا چندہ دسمبر میں ختم هوگیا ' جنوري کا پہلا پرچہ انکي خدمت میں وي - پي روانہ کرنا تھا - لیکن وي - پي ششماهي کا هو یا سالانہ کا ؟ نیز وہ آیندہ بھي خریدنا پسند فرماتے هیں یا نہیں ؟ امید ہے کہ بہت جلد ایک کارڈ لکھکر آپ اُسکي اطلاع دیدیں گے - جن صاحبوں کي طرف سے اطلاع نہیں آے گي - انکا نام رجسٹر سے خارج کردیا جایگا -

(۳) نمبر ۹ ' ۱۰ ' ۱۱ ' ۱۲ دوبارہ چھپکر طیار هوگئے هیں - پہلي اور دوسري سہ ماهي کي مکمل جلدیں جنکي جلد پر وسط میں سنہري حرفوں میں الہلال کا بلاک منقش ہے ' مجلد موجود هیں - پہلي جلد میں نمبر ۱ سے ۱۲ تک ' اور دوسري جلد میں نمبر ۱۳ سے ۲۴ تک شامل هیں - دوسري جلد کے مضامین کے لیے پہلي جلد کے دیکھنے کي ضرورت نہیں - قیمت فی جلد چار روپیہ آٹھہ آنہ - ششماهي کے تمام پرچوں کي یکجا جلدیں بھي بندھواني گئیں هیں - قیمت في جلد مجلد آٹھہ روپیہ -

شائقین جلد طلب فرمائیں صرف پچاس مکمل جلدیں باقي رهگئي هیں -

شذرات

— * —

معاملہ صلح بالآخر وہی ہوا' جسکا ڈرنا بدشدت سے معلوم تھا صلح کانفرنس کے اجلاس ہوتے رہے' ترکی نے البانیا اور مقدونیا کی خود مختاری تسلیم کرلی' لیکن جزائر بحر ایجین' اور بالآخر ایڈریا نوپل کے قبضے پر زور دیا' مگر بلغاریا تمام مفتوحہ اور غیر مفتوحہ یورپین ترکی کے علاوہ ایڈریا نوپل کے لینے پر بھی مصر ہے اور دول یورپ اسکے اصرار کو بالکل حق بجانب قرار دے رہی ہیں -

انگلستان کی وزارت خارجہ اور ترکی کی موجودہ وزارت' دونوں سے ان توقعات کے ابراز میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کی' جنکی اظہار تجویز صلح میں ہر واقف حال کو انکی نسبت تھی -

کامل پاشا نے صلح کانفرنس کیلیے لندن ہی کو تجویز کیا اور اسکی علت یہ بیان کی گئی کہ " سر ایڈورڈ گرے کے مشوروں سے فائدہ اٹھایا جائے " صلح تعین ایسے وقت میں تجویز کی گئی' جبکہ بلغاریا کی قوت کا خاتمہ ہوچکا تھا' اور ترکی کی فوجیں اب کہیں جاکر مجتمع ہوئی تھیں - التواے جنگ کی شرائط میں بلغاریا کو تو آزاد چھوڑ دیا گیا کہ اپنی فوج کو رسد پہنچاتی رہے' اور اس طرح اپنی فنا شدہ حالت کو زندہ کرنے کیلیے اس مہلت سے بڑا فائدہ اٹھاے' اور ترکی کیلیے اسکی کوئی صورت نہیں رکھی گئی کہ ایڈریا نوپل کے محصورین کو ضروری غذا بھی بہم پہنچ سکے - ابتدا میں ترکی کی جانب سے کہا گیا تھا کہ یونان بھی شریک صلح ہو یا اسکی عدم شرکت کی تلافی یوں کی جائے کہ ترکی کو بھی اپنے محصورین کی اعانت کا موقع دیا جائے' لیکن یونان نے برابر جنگ جاری رکھی اور پھر ترکی کی طرف سے بھی اس بارے میں کچھ اصرار نہیں ہوا - یہ سب کچھ کامل پاشا کے ہاتھوں انجام پاچکا ہے - اب اس سے زیادہ سر ایڈورڈ گرے کی خوشنودی کیلیے اسکے اختیار میں کیا تھا ؟ یہ تو ممکن نہ تھا کہ باب مسیحیت کے نظارہ فرما : مسٹر ایسکویتھ کو جامع ایا صوفیا سپرد کردیتا کہ اسکے گنبد پر صلیب کا جھنڈا نصب کرکے اپنے صلیبی ولولوں کی تکمیل کریں ! -

صلح کانفرنس کے انعقاد کی خبر سنتے ہی ہم نے اور ہم سے زیادہ بہتر واقف حال اصحاب راے نے آئندہ کی نسبت رائیں قائم کرلی تھیں - کانفرنس کے انعقاد سے صرف یہی مقصود تھا کہ بلغاریا کی کمزوری اور ترکی کی جدید اجتماع قوا سے دولت عثمانیہ کو فائدہ اٹھانے نہ دیا جائے' اور ترکی کی فراہم شدہ قوت یورپ کے صلیبی مقاصد میں حارج نہو - بدبختی سے ایسا ہی ہوا' اور ترکی کی عدار وزارت کی بدولت اتنا بھی نہوسکا کہ کم ازکم صلح کانفرنس کی تمام مہلت میں ایڈریا نوپل کے مظلوم و بیکس محصورین کو زندہ رکھنے کیلیے ضروری غذا ہی پہنچتی رہتی - یورپ کا مقصود اس ظالمانہ شرط التوا کے منظور کرانے سے صرف یہ ہے کہ اگر آخر میں ترکوں نے صلح کی منظوری سے انکار کردیا' تو رسد کی قلت اور ایام گذشتہ محاصرت کے امتداد سے ایڈریا نوپل کے محصورین کی حالت نازک ہو جائے گی اور وہ مجبور ہوکر اطاعت منظور کرلیں گے - پھر ایڈریا نوپل بھی بلغاریا کے مفتوحہ مقبوضات میں آجاے گا اور ترکی اسکے الگ کردینے پر بآسانی راضی کرا لی جاے گی - حالانکہ بجبر اب بھی راضی کرا لی جا سکتی ہے اور شاید تقدیر الہی کا یہی فیصلہ ہو کہ کرالی جاے -

انقلاب و آثار اُمید ۳۰ دسمبر تک کانفرنس میں ترکی وکلا کی حالت ویسی ہی تھی' جیسی کامل پاشا کی وزارت میں ہونی چاہیے - لیکن اسکے بعد سے انجمن اتحاد و ترقی کی کوششوں کے ظہور' فوج کے اضطراب' شقلجہ کے پیغامات' غازی انور بے کے قسطنطنیہ میں ورود' اور محمود شوکت پاشا کی جد و جہد کے نتائج نے لندن کے ترکی وکلا کے اظہارات کو بھی متغیر کر دیا -

معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ کامل پاشا کے استبداد اور تسلط نے ہوا خواہان ملت کی قوت کو بکلی فنا کر دینا چاہا' مگر اتحاد و ترقی کی سرگرمیاں پھر بھی اندر ہی اندر کام کرتی رہیں - ترکی میں ابتک پبلک اوپینین اور ملک و ملت کی آواز مفقود ہے' اور اصلی قوت صرف فوجی حلقوں کی آواز میں ہے - لیکن جنگ کی وجہ سے تمام عثمانی افواج مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں یا شتلجا کے استحکام میں مصروف ہیں اور دارالخلافۃ فوج کے اجتماع سے خالی ہے -

یہی سبب ہے کہ کامل پاشا کو اپنے غدرانہ اعمال کیلیے پوری فرصت ہاتھ آگئی اور بغیر کسی داخلی ہیجان کے چار پانچ سو نوجوان ترک ایک ہی مرتبہ میں گرفتار کر لیے - تاہم جن لوگوں کے دلوں میں ملک و ملت کی بربادی کی تپش ہے' انکے اضطراب پر فتح پانے کیلیے یہ تمام مظالم بیکار تھے - بالاخر اتحاد و ترقی کے ممبر فوج کو اصلی حالت سے باخبر کرنے میں کامیاب ہوگئے اور شتلجہ لاین کے افسروں میں ایک سخت برہمی اور شورش پیدا ہوگئی - حال میں ایک فوجی مراسلہ کی خبر دی گئی ہے جو شتلجا سے سلطان المعظم کے نام بھیجا گیا تھا اور جسپر تمام فوجی افسروں کے دستخط تھے - غازی انور پاشا کا بھی یکایک قسطنطنیہ پہنچ جانا تغیر حالت کی ایک قوی علت ہے' اور کامل پاشا کا تشدد اب پیشتر کی طرح قوی نہیں نظر آتا - یقیناً اسی تغیر حالت کا نتیجہ ہے کہ صلح کانفرنس کی پچھلی خبروں میں عثمانی وکلا کی طرف سے یک گونہ استقامت کا ظہور ہوا ہے' اور گو یہ استقامت مقدونیا' البانیا' اور کریت کے مسئلہ کو باسانی طے کردینے کے بعد صرف ایڈریا نوپل ہی کیلیے ہے' تاہم کامل پاشا کی وزارت سے اتنے کی بھی امید نہ تھی - آخری خبریں برابر یقین دلا رہی ہیں کہ ترک وکلا نے ایڈریا نوپل پر قابض رہنے کا مختتم فیصلہ کرلیا ہے' اور بلغاریا کو صاف جواب دیدیا ہے - لیکن صرف اس سے کیا ہوتا ہے' کیونکہ اصل سوال بلغاریا کا نہیں بلکہ دول یورپ کی اس جنود شیاطین کا ہے' جو ہر ایسے موقعہ پر ترکی کا محاصرہ کرلیتی ہے - یقیناً دول یورپ اب ترکی پر پورا دباؤ ڈالیں گی کہ ایڈریا نوپل بھی بلغاریا کے حوالہ کر دے -

افسوس اس وقت اصل کار وزارت کی عاجلانہ تبدیلی تھی' اور گو فوجی اضطراب سے کچھ کچھ اُمید بندھتی ہے' لیکن اتحاد و ترقی کے بے دست و پا ہو جانے کی وجہ سے اسکا قوی سامان نظر نہیں آتا - کاش ترکوں کی قوم ہمیشہ کیلیے دنیا سے نابود ہو جاے' مگر اس ذلت کو گوارا نہ کرے جو اسکی بقیہ حیات عزت کیلیے آخری آزمایش ہے -

الہلال

۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ

—٭—

فاتحۂ جلد جدید

—(٭)—

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم انی اعوذ بک من شیاطین الانس والجان ' واتبرک باسمک العظیم یا رحیم یا رحمن ' واحمدک یا من انزل علی عبدہ الکتاب (منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات ' فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ ' وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم - ۳ : ۵) واشکرک علی نعمائک التی مننت بہا علینا بقولک (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ' ورضیت لکم الاسلام دینا - ۵ : ۵) واسئلک ان لا اکون من الاخسرین اعمالا (الذین ضل سعیہم فی الحیاۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا ۱۸ : ۱۰۵) واشہد بما شہد اللہ بہ (انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولو العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم ' ان الدین عند اللہ الاسلام ۳ : ۱۷) واشہد ان سیدنا (محمد رسول اللہ ' والذین معہ اشداء علی الکفار ' رحماء بینہم ' تراہم رکعا سجدا ' یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا ۴۹ : ۲۹) القائل علی لسان ربہ (وان ہذا صراطی مستقیما ' فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ' ذالکم وصاکم بہ لعلکم تتقون ۶ : ۱۵۰) اللہم فصل وسلم علیہ ' وعلی آلہ واصحابہ الموصوفین بالہدایۃ والاعتصام بحبل اللہ وسنۃ رسولک الذین عہدت الیہم بقولک (ومن یطع اللہ والرسول فاولئک انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین ' وحسن اولئک رفیقا - ۴ : ۷۱)

—٭—

سخن طرازی و دانش ' ہنر نظیرے نیست
قبول دوست مگر نالۂ حزیں گردد

—٭—

الہلال کی دوسری جلد کا یہ پہلا پرچہ ہے - ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے الہلال کی اولین اشاعت کے خطبۂ افتتاحیہ کو اِس دعا پر ختم کیا تھا :—

رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعلنی من لدنک سلطانا نصیرا (۱۷ : ۸۱)	اے پروردگار! اِس سفر میں جو میں نے اختیار کیا ہے ' ایک بہتر مقام تک پہنچائیو اور دشمنوں کے ہجوم سے نکالیو تو بہتر طریقے سے نکالیو' اور گو میں ضعیف و کمزور ہوں' مگر تو اپنی نصرت بخشی سے اس کارزار حق و باطل میں فتحیابی کے ساتھ غلبہ دیجیو!!

اور اوس دعاؤں کا سننے والا ہے ' اور یہ دعا اُسی کی بتلائی ہوئی ہے - اگر اوس درد اضطراب اور رنجوری بیکسی کا درماں بخش ہے' اور یہ نسخۂ راحت اُسی کا تجویز کیا ہوا ہے - اگر وہی ہے جو حق کو باوجود ضعف ظاہری کے طاقت بخشتا ' اور باطل کو باوجود سر و سامان ظاہری کے خاسر و ناکام رکھتا ہے ' تو یہ حربۂ جنگ اُسی کا دیا ہوا ہے - اور پھر اگر وہی ہے جو جھکے ہوئے سروں ' اشک فشاں آنکھوں ' اور زخمی دلوں کو دنیا میں ذلیل و رسوا نہیں کرتا ' تو یہ نشان عزت و کامرانی اُسی کا بلند کیا ہوا ہے - بس یہ ایک صدائے مضطر تھی ' جو ایک قلب محزون سے اس وقت اٹھی ' جب اس سفر کی منزل ہی نہیں' بلکہ راہ سفر نا پید تھی - جب صحرائے بے کنار سامنے ' مگر درش ہمت تو شۂ سفر کے بار نفوست سے محروم تھا - قدم چلنے کیلیے گو بیقرار تھے' مگر راہ ' موانع سفر کی کثرت سے ایک سطح خار تھی - جب ایک معرکۂ کارزار درپیش ' مگر یمین و یسار ہمرہان جنگ اور رفیقان پیکار سے خالی تھا - جب بازار میں خریداروں کی تلاش تھی ' مگر جو جنس مقبول تھی ' اس سے دکان خالی تھی ' اور جو متاع ہاتھہ میں تھی ' اسکا کوئی خریدار نہ تھا - لوگ بازار میں آتے ہیں تاکہ نفع و سود حاصل کریں ' لیکن ہم نکلے تھے کہ زیاں و نقصان کو ڈھونڈتے ہیں - جبکہ زمانے کی حلاوت پسندی جام شربت کی متلاشی تھی ' تو ہمارے ہاتھہ قدح تلخ و گلو گیر سے رکے ہوے تھے - جبکہ دنیا اپنے تاب حسن کی افزایش کیلیے غازہ و روغن کی منتظر تھی ' تو ہمارا دامن گرد و خاک سے بھرا ہوا تھا - جبکہ اُن ہاتھوں کی تلاش کی جا رہی تھی ' جن میں پھولوں کے گلدستے ہوں ' تو ہم اپنا ہاتھہ دکھا رہے تھے ' جس میں نوک نشتر کے سوا کچھہ نہ تھا - جبکہ جسم راحت طلب کی بیقراریاں منتظر تھیں کہ کمخواب و مخمل کے بستر کو دیکھیں' تو ہمارا مشغلہ تھا کہ کانٹوں کو زمین پر بچھایئے اور پھر جہاں تک ممکن ہو اسپر لوٹیے - دنیا کہتی تھی کہ روشنی میں آگئے ہیں' لیکن ہم یہ کہنے کیلیے نکلے تھے کہ تاریکی ہی بہتر ہے - زمانہ کہتا تھا کہ علم! علم!! ' مگر ہم پکارنا چاہتے تھے کہ جہل! جہل!! - ہر طرف ہنگامہ بپا تھا کہ آگے بڑھیے' مگر ہم غل مچانا چاہتے تھے کہ پیچھے ہٹیے - نظریں سامنے کی طرف تھیں' مگر ہم عقب کی طرف دیکھنا چاہتے تھے - بازار میں مانگ تھی مدح و تحسین کی' مگر ہم لیکر نکلے تھے طعن و قدح کو - خریدار ڈھونڈ رہے تھے برادۂ صندل کو تاکہ اسکے لیپ سے ٹھنڈک پائیں ' لیکن ہم پیس رہے تھے نمک جراحت اندیش کو' تاکہ زخموں کی سوزش اور بڑھجاے - یقیناً ہم مجنوں و لا یعقل تھے - اگر آپ حلوا فروشوں کے بازار میں کسی کو دیکھیے کہ شیرۂ قند کے قوام کی جگہہ نیم کی پتیوں کو جوش دے رہا ہے تو آپ کیا کہیں گے ؟ اگر آپ سے کہوں کہ آگ اور پانی کے دیو یعنی انجن کو اپنے ایک ہاتھہ کی انگلیوں سے روک دونگا تو آپ کیوں تسلیم کرنے لگے ؟ شہد کو سب پسند کرتے ہیں' مگر کونین کے سفوف کو کوئی شہد کی آرزو و ذوق سے نہیں کھاتا - پھول کے گلدستے کیلیے کس کا ہاتھہ ہے جو نہیں بڑھے گا ' لیکن نشتر کی نوک کیلیے کوئی بھی بیقرار نہیں ہوتا - سفر کی کامیابی زاد راہ اور اسباب و سامان پر موقوف ہے ' اور لڑائی بغیر شمشیر و تفنگ اور سپاہیوں کی صفوں کے ممکن نہیں - یہ سب سچ ہے ' لیکن پھر یہ کیا ہے جسے اپنے گرد و پیش دیکھہ رہا ہوں ؟

کیا یہ اُس نیرنگ ساز کے عجائب کار و بار نصرت کی آیات و آثار نہیں ہیں ؟ اگر ہر کام کیلیے اسباب و سامان مطلوب ہیں تو ہمارے پاس کیا تھا ؟ اگر قبولیت و رجوع قلوب کیلیے روش عام

صرف [illegible] قدم اس طرف [illegible] - نفس انسانی ہماری [illegible] خصائص طبیعیہ کو [illegible] نہیں سکتا ' [illegible] زمانے کے [illegible] ہماری طاقت کا وعدہ نہیں کرلیتا ہے کہ ہمارے لیے اپنا [illegible] دے گا - تعریف نفس کو مرغوب ہے اور [illegible] کوئی [illegible] نہیں ہوا - [illegible] ہاتھوں کو سب [illegible] کرے ہیں ' لیکن سخت [illegible] کی [illegible] کو خوش نہیں آتی - ملک میں مختلف [illegible] مختلف جماعتوں پر حکمراں ہیں ' اور انکے قلوب کی باگ [illegible] میں رہے ہیں ' پھر ان میں سے کسی کا ساتھ دیجیے ' تو زمانہ آپکے ساتھ ہے ' اور الگ رہیے تو اپنی طاقت کا ثبوت دیجئے ' لیکن [illegible] طاقت کا ادعا نہیں ' بلکہ عجز و ضعف کا انکسار تھا - با این ہمہ [illegible] کی اقل قلیل مدت کے بعد دیکھتے ہیں تو [illegible] بات ہے کہ باوجود تمام بے سرو سامانیوں کے پہلی [illegible] ہیں ' [illegible] یکہ و تنہا تھے ' مگر الحمد للہ کہ [illegible] حق [illegible] شکست و ناکامی سے [illegible] نہیں ہیں - ہر طرح کے اسباب مسدود [illegible] موانع کی کثرت سے [illegible] مسدود ' مگر [illegible] کی تلاش سے پہلے خود اسباب نے ہمیں تلاش کیا ' اور طلب سے پہلے خود مطلوب نے اپنی صورت دکھلائی - [illegible] خوش آیند [illegible] تھی مگر [illegible] سے انکار نہیں [illegible] ' اور جام [illegible] و تلخ تھا ' مگر [illegible] سعادت [illegible] - اسمیں شک نہیں [illegible] میں [illegible] بھی ڈالیں ' [illegible] ہاتھ میں [illegible] - [illegible] کے [illegible] سے پہلے [illegible] بالاخر حلق سے [illegible] - [illegible] کی [illegible] صاف نہیں ' [illegible] ' [illegible] ضرور ہے [illegible] نوازش کی [illegible] نہیں ' [illegible] سب [illegible] جانب نہیں - جام سب نے لیے ' مگر [illegible] سمجھے [illegible] آنکھیں [illegible] ' اور [illegible] :

[illegible]

* * *

آپکو پورا اختیار ہے کہ اسکے علل و اسباب ظاہری کی جستجو میں کاوش کیجیے ' مگر ہم [illegible] ہے کہ اس قلیل عرصے میں جو کچھ ہوا ' فی الحقیقت اس دعا کی استجابت کا [illegible] ' اور اس نصرت [illegible] حق کی [illegible] - [illegible] حق کو باوجود اسکی ظاہری بے سرو سامانی کے [illegible] اور باطل کو باوجود اسکے ساز و سامان کے ناکام و خاسر [illegible] ہے ' اور [illegible] اطاعت خاصعین [illegible] اس [illegible] حق و صداقت کی ایک [illegible] ہے - [illegible] :

وقل جاء الحق	حق ظاہر ہوا ' باطل [illegible]
وزهق الباطل ان	ہوئی اور باطل تو شکست ہی کھانے والا
الباطل كان زهوقا '	ہے ' اور ہم اس کتاب ہدایت قرآن میں
وننزل من القرآن	ایسی تعلیم [illegible] ہیں ' جو [illegible] صاحبان
ما هو شفاء ورحمة	ایمان [illegible] تمام امراض قلبی کے لیے
للمؤمنين ' ولا يزيد	[illegible] ہے ([illegible]) [illegible]
الظالمين الا خسارا	[illegible] باطل [illegible] اس سے اور انکا
(۱۷ : [illegible])	[illegible] ہے -

* * *

[illegible] ' [illegible] اور باطل ' [illegible] [illegible] سامان '

اور مظلوم تھا ' اور سلطان کا تخت اپنے سایے کی ظلمت میں باطل پرستیوں کی ایک مغرور فوج رکھتا تھا - جبل بوقبیس کے تنگ و تاریک غار میں روشنی کی [illegible] دھیمی چمک نظر آتی تھی ' مگر ریگستان حجاز کا ایک ایک ذرہ ظلمات کذب کی پوری مسلم فوج تھا - لیکن یہی دعاے مقدس تھی جو خدا نے اپنے زمین کے ایک ہی وارث حق و صداقت کو سکھلائی تھی ' اور یہی الفاظ تھے جو غربت و بے سروسامانی کے عالم میں اس مجسمۂ حقانیت کی زبان سے نکلے تھے - پھر جو کچھہ ہوا ' وہ صرف آپکے اور ہمارے ہی نہیں بلکہ تمام عالم کے سامنے ہے !

اذا جاء نصر الله	جبکہ خدا کی نصرت آپہنچی ' اور حق
والفتح ' ورايت	و صداقت کو فتح ہوئی ' اور تم نے
الناس يدخلون	اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیا کہ دین الہی
في دين الله افواجا -	میں لوگ جوق جوق داخل ہو رہے ہیں '
فسبح بحمد ربك	تو اب اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرو اور
واستغفره ' انه كان	اپنے خطاؤں کی معافی مانگو ! یقیناً وہ
توابا (۱۱۰ : ۱)	بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے -

* * *

مقام اطاعت خدا و رسول اور [illegible] جماعت اربعہ

الہلال بھی ایک دعوت ہے ' جسکے تمام اغراض و مقاصد اور اصول و فروع کا نقطۂ وحید صرف اس دین الہی کی دعوت کی تجدید ' اور اسکے اصول بنیادی : الامر بالمعروف والنهي عن المنكر کو زندہ کرنا ہے - پس گو وہ ایک ذرۂ حقیر ہو مگر اس کی روشنی تو خود اسی مہر منیر سے ہے - اور گو وہ خود ضعیف ہو ' لیکن بجھتا [illegible] اسی قوی و عزیز کا ہے و لنعم ماقیل :

گرچہ خوردیم ' نسبتیست بزرگ

ذرۂ آفتاب تابانیم

[illegible] ہے کہ نصرت الہی کے جو عجائب اس دعاے مقدس نے اول روز دکھلاے تھے ' اسکا فیضان جاری آج بھی پیروان دین [illegible] اور حاملان حق و صداقت کو اپنا کرشمۂ قدرت دکھلاے [illegible] جن لوگوں نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کے ذریعہ مقربان الہی کے [illegible] سے نسبت حاصل کرلی ہے ' وہ اس شرف نسبت کی [illegible] ان تمام برکات و نعائم کے شریک و حقدار ہوجائیں ' جنکے وہ گو خود مستحق نہیں ہیں ' مگر جن مستحقین نعمت کے ساتھ ہیں ' اسکی معیت کا شرف ضرور حقدار ہے ' اور یہی معنی ہیں اس آیت کریمہ کے کہ :

ومن يطع الله	اور جو لوگ ہر طرف سے [illegible] ہوکر صرف اللہ
والرسول	اور اسکے رسول کے مطیع و منقاد ہوگئے تو بیشک
فاولئك مع	[illegible] مقربان الہی کے ساتھی ہوجائیں گے
الذين انعم الله	جن کو حق تعالی نے اپنی نعمتوں کے نزول
عليهم من	کیلیے دنیا میں چن لیا ہے ' اور جن
النبيين و	میں سب سے پہلی جماعت انبیاے
الصديقين و	کرام کی ' پھر صدیقوں کی ' پھر
الشهداء	شہدا اور صالحین امت کی ہے - یہ چار
والصالحين '	جماعتیں انکی ساتھی ہونگی ' اور اس
وحسن اولئك	رفاقت سے بڑھکر اور کونسی رفاقت
رفيقا (۴ : ۷۱)	ہوسکتی ہے ؟

اس آیت میں [illegible] جماعتوں کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی ' وہ انکے ساتھیوں میں [illegible] ہونگے ' لیکن [illegible] لینا چاہیے کہ " مقام اطاعت " کا حصول [illegible] ہوسکتا ہے ' اور اسکے [illegible] کیا ہیں ؟

یاد رهے که هر اطاعت کیلیے ایک سرکشي ' هـر وفـاداري کیلیے ایک دشمني ' اور هـر عاجزي کیلـیے ایک غرور و تمرّد لازمي هے - آپ ایک اقا کے نوکر هو نهیں سکتے ' جب تـک که اور تمام آقاؤں سے انـکار نه کر دیں - زید سے اگر آپکو محبت هے ' تو اسکے یه معنے هیں که اسکے تمام دشمنوں کے آپ دشمن هوگئے - ایک چوکهٹ پر جب هي سر جهک سکتا هے ' جب اور تمام جهکانے والي چوکهٹوں پر سے مغرورانه گذر جاے - جب آپنے کہا که میں روشني هي کو پسند کرتا هوں تو ضمناً اسکا بهي اقرار کر لیا که تاریکي سے متنفر هوں - اپ ایک هي جانب اپنا منهه کر نهیں سکتے جب تـک اور هر طرف سے منهه پهیر نه لیں ' اور ایک هي سے اپنا رشته جوڑ نهیں سکتے' جب تـک هر طرف سے رشتے کاٹ نه لیں - پس خدا اور اسکے رسول کي اطاعت کیلیے پہلي چیز یه هے که اسکے سوا اور جتني قوتیں اپني اطاعت کي طرف بلاتي هیں ' ان سب سے باغي هو جاے ' اور اس کے اگے جهکنے سے پہلے اور تمام جهکانے والوں کے آگے مغرور هو جاے - جو لوگ اسکي اطاعت کے مدعي هیں ' انکو اطاعت سے پہلے سرکشي کا ' وفاداري سے پہلے بغاوت کا ' اور دوستي سے پہلے دشمني کا ثبوت دینا چاهیے - انکو آزمایش میں پڑ کر ثابت کرنا چاهیے که خدا کي وفاداري کیلیے انهوں نے کن کن قوتوں سے بغاوت کي هے ؟ اور اسکي محبت کے پیچھے کس کس کو اپنا دشمن بنایا هے ؟ وه حکومت الهي کے مقابلے میں اپنا تخت تسلط بچهانے والي قوت شیطاني ' جو انسانوں کو خدا سے چهین کر اپنا مطیع و منقاد بنانا چاهتي هے ' اور جسکے مظاهر تمهارے اندر اور باهر ' دونوں جگه موجود هیں ' مدعیان اطاعت الهي کیلیے دنیا میں اصلي اور پہلي آزمایش هے - کوئي هستي خدا کی مطیع هو نهیں سکتي ' جب تک اس قوت اور اس قوت کے تمام مظاهر سے باغي و متمرّد نهو جاے - سب سے بڑا قوت ابلیسي کا مظهر نفس انساني اور قواے بهیمیه کي قواے ملکوتیه سے ایک دائمي جنـگ هے - پهر انسان سے باهر طرح طرح کي ضلالتوں اور باطل پرستیوں کے تخت بچھے هوے هیں ' اور خود انسانوں کے بے شمار غـول هیں ' جنهوں نے شیطان کے هاتهه پر بیعت کرکے اسطرح اسکي اطاعت میں اپنے تئیں فنا کردیا هے ' ده انکا وجود از سرتا پا پیکر شیطاني ' اور مجسمهٔ ابلیسي بن گیا هے - ان میں سے هر قوت شیطاني انسان کو اپنے آگے مرعوب دیکهنا چاهتي هے - کہیں دولت اور مال و جاه دنیوي شیطان کا نشیمن هے' کہیں غرور علم و فضل کے اندر سے شیطان جهانک رها هے - کہیں مذهبی پیشواوں کي جماعتیں اسکا مرکب فساد بن گئی هیں ' اور کہیں جماعتي تسلط اور قوت نے اپني دعوت ضلالت کی باگ اسکے هاتهه میں دیدي هے - حکومتوں اور گورنمنٹوں کا قهر واستبداد بهي ایک بهت بڑا مظهر ابلیس هے - اور ننـگ و ناموس دنیوي اور محبت اهل و عیال کي زنجیروں کے اندر بهي اسی کے تعبد وانقیاد کي کشش مخفي هے - پس مقام " و من یطع الله و الرسول " کے حاصل کرنے کیلیے اولین شرط یه هے که انسان ان تمام طاقتوں کي اطاعت سے یکسر باغي و سرکش هو جاے ' اور انکي عظمت و جبروت کے اثر سے اپنے دل کو ازاد کردے - اتنا هي نهیں بلکه جہاں تـک طلب صادق کي قوت ' اور توفیق الهي کي همت اسکا ساتهه دے ' ان تمام مظاهر شیطانیه کے مقابلے میں ایک مغرورانه جهاد کا اعلان کردے' اور تعبد الهي کي تلوار لیکر فاتحانه اٹهه کهڑا هو - ضلالت اور گمراهي کا بتکده جہاں دیکهے ' حق اور صداقت کي ضرب سے پاش پاش کردے - دولت دنیا میں همیشه سے شیطان کی سیر و سیاحت کا سب سے بڑا مرکب رهي هے' اور ضلالت کي تاریکي نے چاندي اور سونے کي دیواروں کے اندر همیشه گهر بنایا هے ' پس

هو اُس غرور اور ادعا کو جو دولت اور عزو جاه دنیوي سے پیدا هو شیطان کا بت یقین کرے ' اور خدا کي عزت کي خاطر ' جہاں تک ممکن هو اسے ذلت سے ٹهکرا دے - حکومتوں کا استبداد ' علماء سوء اور مذهبی پیشواؤں کا استیلا ' دنیوي رهنماوں اور جماعتي حکمرانوں کا قهر و تسلط ' رسم و رواج اور سوسایٹی کے دباو کي بندش ' یه تمام چیزیں بهي شیطان هي کے تخت کے سایے میں نشوو نما پانے والي هیں ' اور انکي قوت بهي " ما انزل الله بها من سلطان " میں داخل ' پس خدا کي محبت کیلیے ان سب کا دشمن هو جاے ' اور اس کے نام کي عزت کو بلند کرنے کیلیے ان سب کو ذلیل و رسوا کرے - اپني زبان کو ' اپنے دماغ کو ' اور اپني تمام قوتوں کو وقف کردے ' تا که جو طاعت الهي سے سرکش انسان حق و صداقت کي عزت کو دنیا میں تاراج کر رهے هیں ' انکي عزت باطله کے تاراج و غارت کرنے کا وه ذریعه بنے - اسکي زبان حق کي زبان هو اور قدم حق کے قدم هو - زبان سے انکي تحقیر و تذلیل کرے ' اور پاؤں سے انکے مغرور سروں کو کچلے - جب اس منزل امتحـان سے وه گذر جاے گا ' اس وقت الله اور اسکے رسول کا مطیع هوگا - کیونکه جو الله کا مطیع هو ' ضرور هے که شیطان سے باغي هو -

* * *

الامر بالمعروف و النهي عن المنکر

سلسلهٔ سخن میں هم بغیر کسي گریز کے مقصود اصلي تـک پهنچ گئے - اس مقام طاعت الهي هي سے وه اصل اصول اسلامي رو نما هوتا هے ' جسکو قرآن کریم نے -

الامر بالمعروف و النهي عن المنکر

کے جامع و مانع الفاظ میں بیان فرمایا هے ' اور جو اس دین قویم کا اصل اسـاس ' اور اُمت مرحومـه کے شرف و فضائل کي علت حقیقي ' اور اسکے تمـام اصول و فروع کیلیے بمنزلهٔ عماد کار اور بنیاد شریعت بیضاء کے هے :

کنتم خیر اُمة اخرجت	تم تمـام اُمتوں میـں سب سے
للنـاس تـا مرون	بهتـر اُمت هو ' اسلیے که اچهے
بالمعـروف و تنهـون	کاموں کا حکـم دیتے هو '
عن المنکر و تومنون بالله	بـرائي سے روکتے هو ' اور الله پر
(٣ : ١٠٦)	ایمان رکهتے هو -

دوسري جگه سورهٔ حج میں فرمایا :

الذیـن ان مکنـا	اگر هم مسلمانوں کو حکومت اور خلافت
هـم في الارض	دیکر دنیا میں قائم کر دیں ' تو انکا کام ملک
اقاموا الصلوة و اتوا	گیري یا عیش و عشرت نهوگا ' بلکه یه ' که
الـزکـوة و امروا	وه الله کي عبادت کرینگے ' اپنے مال کو اسکي
بالمعـروف ونهـو	راه میں خرچ کرینگے ' دنیا کو نیک کاموں
عن المنکر ' ولله عاقبة	کا حکم دینگے برائیوں سے روکیں گے - اور
الامور (٢٢ : ٤٣)	سب کا انجام کار الله هي کے هاتهوں میں هے -

اس آیت میں الله تعالی نے مسلمانوں کے عروج اور وارث ارض هونے کي اصلي علت یه بیان کي هے که وه دنیا میں اعمال حسنه انجام دیں گے ' اور پهر انکي تشریح کي هے که وه عبادت بدني و مالي ' امر بالمعروف ' اور نهي عن المنکر هے - پس في الحقیقت حق کا اعلان اور گمراهی کا روکنا ایک ایسا فرض اسلامي تها ' جسکو مثل نماز اور زکواة کے هر مومن و مسلم پر فرض کر دیا گیا تها ' اور دنیا میں اس اُمت کو خدا کي طرف سے یه خدمت تفویض کی گئي تهی که حق کے قیام اور گمراهي کے

انسداد کا اپنے وجود کو ذمه دار سمجھے اور هر چیز کو گوارا کرلے مگر حق کي مظلومي کي اسکو برداشت نہو -

یه فرض عام تھا ' کسي خاص جماعت کي اسمیں خصوصیت نه تھي - امم قدیمه کي گمراهي کا ایک بڑا سبب یه تھا که یه فرض هنیشه علما و روساے دیني کے قبضه اقتدار میں رها ' اور اسلیے جس وقت تک وہ خود حق پر قائم رہے ' قوم بھي هدایت پر قائم رهي ' اور جب وہ گمراہ هوگئے ' تو قوم کي قوم بھي برباد هوگئي - اسلام نے اس مرض کا یه علاج تجویز کیا که " امر بالمعروف " کو هر فرد اُمت کا فرض قرار دیا ' اور اسکي ذمه داري پوري قوم پر پھیلا دي - یعنے هر مومن جو الله اور اسکے رسول کي اطاعت کا اقرار کرتا هے ' بمجرد اقرار ' اسکا بھي عهد کر لیتا هے که وہ اپني زندگي کو قیـــام حق اور انسداد باطل کا ذمه دار سمجھے گا ' اور اسکي تمام قوتیں صرف اسلیے هونگي که نیکي کي نصرت کریں اور برائي کو روکیں -

علاوہ اِن آیات کریمه کے (صحیح مسلم) کي ایک مشهور حدیث میں - جس کو حضرت ابو سعید خدري نے روایت کیا هے اور نیز نسائي ' ترمذي ' اور ابن ماجه میں بھي باد نے تغیر موجود هے - کس قدر واضح طور پر اس فرض کي تشریح فرمادي هے:

مــن رأي منکـم	تم میں سے جو مسلمان کوئي خلاف حق بات
منکـرا فلیغیـرہ	دیکھے تو اُسے چاهیے که اپنے هاتھه کے زور سے
بیدہ فان لم تستطع	اسکو دور کرے - اگر اسکي طاقت نه پاے تو
فبلسانه ' فان لـم	زبان سے اُس کي برائي بیان کرے ' اگر
تستطـــع فبقلبـه	اسکي بھي قدرت نه دیکھے تو کم از کم دل هي
و ذالــک اضعف	دل میں اسکو برا سمجھے - مگر یه آخري
الا یـــمـــان	صورت ایمان کا نهایت ضعیف درجه هے -

اسلام کي تعلیم کا اصلي عملي دور درحقیقت وهي اُسکا ابتدائی زمانه تھا ' جو افسوس هے که بهت جلد ختم هوگیا - یه اسي فرض اسلام کي قوت تھي جس نے قرون اولی میں تمام اسلامی سر زمین کو اعمال حسنه کي حکومت سے نیکیوں کي ایک بهشت بنا دیا تھا - شیطان اُسوقت بھي آزاد تھا ' جیسا که اب هے ' اور اسکے پانوں میں بیڑیاں نهیں ڈالدي گئي تھیں ' مگر یه ضرور تھا که اسلام کي قوت عامله نے انساني نفس کي بے اعتدالیوں کو گویا پا بزنجیر کردیا تھا ' اور امر بالمعروف کے حکم سے کوئي باهر نه تھا - هر شخص یقین کرتا تھا که وہ " مسلم " هے ' اسلیے دنیا میں خدا کا قائم مقـام ' اور اسکا نائب هے ' پس دنیا کی هر چیز اور هر عمل کو اپني آنکھه سے نهیں ' بلکه خدا کي آنکھه سے دیکھتا تھـا ' اور اپني خواهشوں پر " مرضات الله " کو مقدم رکھتا تھا - هم اُس زمانے کے حالات میں پڑھتے هیں که ایک عورت نفس کے تسلط سے مجبور هو کر زنا کے ارتکاب میں مبتلــا هو جاتي هے اور اسکي کســي متنفس کو خبر نهیں هوتي ' مگر وہ خود آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلـم کي خدمت میں آتي هے اور اپنے زنا کا اقرار کرکے مجبور کرتي هے که سنگسار کي جاے اور پھر انقضاے حمل کے بعد پورے عزم و استقلال سے آکر سنگ سار هوتي هے - هم تو اُس زمانے میں وہ هزاروں انسان نظر آتے هیں جو حق کے اعلان کي خاطر اپنے تمام عزیزوں کو چھوڑ دیتے هیں ' اور الله کي راہ میں اُن تمام سخت سے سخت مظالم کو هنسي خوشي برداشت کرتے هیں ' جو باطل کے پرستاروں کے هاتھوں انکو جھیلنے پڑتے هیں - باپ نے اپنے بیٹے کو خلاف حق چلتے دیکھکر اپنے هاتھوں سے سزائیں دي هیں ' اور بیٹوں نے اپنے والدین کے مقابلے میں تلوار اُٹھائي هے - دنیا کے اختیار میں هے که اُس عهد سے اعلی تمدن ' بهتر ساز و سامان معیشت اور ترقي یافته علوم و فنون پیش کردے ' لیکن یه قطعي هے که اِس زمانے سے بهتر وہ انسان نهیں دکھلا سکتي -

یهي لوگ تھے جنکي تعریف میں خدا تعالی نے فرمایا تھا که :

اشداء علی الکفار '	کفر و ضلالت کے مقابلے میں نهایت سخت
رحمـــاء بینهـــم	هیں ' مگر آپسمیں ایک مومن دوسرے مومن
(٤٩ : ٢٩)	کیلیے نهایت رحم دل هے -

انکي دوستیاں الله کیلیے تھیں اور دشمنیاں بھی الله هي کیلیے - انھوں نے اپنے نفس کي خواهشوں کو مٹا دیا تھا اور اسکي جگه الله کي رضا جوئي کے ولولے کي انگیٹھي روشن کرلي تھي - " الحب في الله والبغض في الله " انکا معمور اعمال تھا ' وہ ملتے تھے تو حق کي خاطر ' اور کٹتے تھے تو صداقت کیلیے - پھر اس راہ میں نه کسي کا خوف تھا اور نه کوئي دنیوي طاقت انکو مرعوب کرسکتي تھي ' کیونکه انھوں نے اس مالک الملک سے صلح کرلي تھي ' جس سے کائنات عالم کي هر شے ڈرتي هے ' پس اب انکو کسي ڈرانے والے سے شکست کھانے کا خوف نه تھا:

اذلة علی المومنین '	ایمان اور صداقت کے سامنے نهایت عاجز نظر
اعزة علی الکافرین '	آتے هیں ' مگر کفر و ضلالت کے سامنے نهایت
یجاهدون في سبیل	مغرور - الله کي راہ میں جهاد کرتے هیں اور
اللــه ولا یخـافـــون	پھر کسي ملامت کرنے والے کي ملامت سے نهیں
لومة لائم (٥ : ٦١)	ڈرتے (کیونکه وہ صرف الله سے ڈرنے والے هیں)

اسي " امر بالمعـــروف " کے اصـــول کا نتیجـــه وہ آزادي و راستگوئي ' اور بے باکانه حق پژوهي تھي ' جسکے بے شمار نظائر سے صدر اول کي تاریخ لبریز هے - سر زمین اسلام کا ایک ایک بچه اور مدینے کي گلیوں کي بوڑھیا عورتیں اعلان حق کي جو قوت اپنے اندر پاتی تھیں ' وہ آج علم و دولت کي قوت کے مجسموں کو بھي نصیب نهیں - " امر بالمعروف " کي روح نے ایک ایسی زندگي هر مسلمان میں پیدا کردي تھي که خلاف حق و صداقت عمل کو دیکھکر بے اختیار تڑپ جاتا تھا ' اور پھر نه تلوار اسکي زبان کو بند کرنے پر قادر تھي اور نه حکـومت کا تخت سطـوت اسکي آواز کو دبا سکتا تھا -

بني امیه کا استبداد ,, امر بالمعروف " کے سد باب کا پهلا دن

همارا عقیدہ هے که اگر قیامت کے دن دنیا کے ظالمـــوں کي صفوف عام فسّاق و فجّار سے الگ قرار دي جائیں گي ' تو ان میں سب سے پهلي صف یقیناً (بني امیّه) کي هوگي - انهي ظالموں نے اسلام کي اس روح حریت کو غارتِ ظلم و استبداد کیا ' اور اسکے عین عروج اور نشو و نما کے وقت اسکي قوت نمو کو اپنے اعراض شخصیه کیلیے کچل ڈالا - انکا اقتدار و تسلط ' في الحقیقت " امر بالمعروف " کے سد باب کا پهلا دن تھا - نه صرف یه که انھوں نے اسلام کی جمهوریت کو غارت کرکے اُسکی جگهه شخصي حکومت کي بنیاد ڈالی جو یقیناً اعتقاد قرآني کي رو سے کفر جلي هے ' بلکه سب سے بڑا ظلم یه کیا که اظهار حق اور امر بالمعروف کي قوت کو تلوار کے زور سے دبا دینا چاها ' اور مسلمانوں کي حق گوئي کے شرفي اماں ولولے کو مضمحل کردیا - تاهم چونکه عهد نبوت کا فیضان روحاني اور تعلیم قرآني کا اثر ابھي بالکل تازہ تھا ' اسلیے اگر چه طرح طرح کی بدعات اور محدثات و معاصي کا بازار گرم هوگیا تھا ' لیکن پھر بھي " امر بالمعروف " کی آواز کی گرج کوفه و دمشق کے ایوان و محل کو لرزا دیتي تھي - ساٹھه برس کی ایک بڑھیا عورت بر سر دربار بلائی جاتي تھي اور (معاویه) کے سامنے بے دھڑک اپنے وہ اشعار جوش و خروش کے ساتھه پڑھتي تھي ' جنمیں نه صرف

حضرت امیر علیہ السلام کے مناقب ہوتے تھے بلکہ کہلے کہلے لفظوں میں بني امیہ کے فظائع و مثالب بیان کیے گئے تھے - عبد الملک جیسا با رعب و جبروت شہنشاہ مدینے آتا تہا تو اسکے دروازے سے گلیم پوش فقراؤ صعالیک نکلتے تھے اور بر سر دربار اسکو ظالم بتلاتے تھے - تاریخ میں ہم صد ہا واقعات کے ضمن میں پڑھتے ہیں کہ (حجاج) کے سامنے اسکي بے نیام تلوار رکھي رہتي تھي ' لیکن جانفروش مومن آتے تھے ' اور اسکي تلوار کو حقارت سے دیکھکر اپني شمشیر حق گوئي سے خود اسکے دل کو مجروح کردیتے تھے -

عہد عباسیہ اور علماے حق کي استقامت

بني امیہ کے بعد انکي ہر چیز کے وارث عباسي ہوے' اور گو حکومت کے استیلاؤ استبداد سے " امر بالمعروف " کا نشو و نما رک گیا تہا اور روز بروز اسکي قوت ضعیف سے ضعیف تر ہوتي جاتي تھي لیکن تاہم اسلام نے قوم کے اندر اس اصول کي روح جس قوت کے ساتھہ پہونکدي تھي' اسکي ہلاکت کیلیے ایک مدت مدید درکار تہا - باوجود عجمي حکومتِ مستبدہ کي تقلید' اور قہر واستیلاے شدید کے جو آل عباس کو حاصل تہا (مامون الرشید) جیسے عظیم الشان' اور (متوکل) جیسے ظالم کے دربار میں آپکو صدہا اشخاص نظر آئیں گے جنکو تخت بغداد کي عظمت وشوکت بھي مرعوب نہ کرسکي' اور اپني جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھکر انہوں نے امر حق کا اعلان کیا - (مامون الرشید) کا استبداد جب مسئلہ (خلق قران) میں ظلم و تشدد تک پہنچ گیا' تو دارالخلافت بغداد میں علماے حق کي مظلومي نہایت درد انگیز تھي - لوگوں کو جبر و تشدد کے ساتھہ مجبور کیا جاتا تہا کہ حدوث قران کا اقرار کریں' اور جو انکار کرتے تھے انکو طرح طرح کي صعوبتوں میں مبتلا کیا جاتا تہا - جامع مسجد میں سواے جہمیہ و معتزلہ کے کسي کو حق نہ تہا کہ وعظ و ارشاد کرے' اور جو شخص زبان سے قدم قران کا لفظ نکالتا تہا اسکي سزا موت تھي - لیکن با این ہمہ عین ایسے جاں طلب اور خونریز موقعہ پر شیخ (عبد العزیز بن یحیی الکناني) مکہ معظمہ سے چلکر بغداد تک صرف اسلیے آتا ہے تاکہ دار الخلافہ کي جامع مسجد میں خلق قران کے ابطال پر علانیہ وعظ کہے' اور اس طرح گرفتار ہوکر مامون کي مجلس تک پہنچے' اور پھر اس کے سامنے " امر بالمعروف اور نہي عن المنکر " کے فرض کو انجام دے - چنانچہ وہ بغداد پہنچکر عین جمعہ کے دن جامع (رصافہ) میں جاتا ہے اور بعد نماز کے ممبر پر سے پکار کر کہتا ہے : " کلام اللہ منزل غیر مخلوق " !!

اسکي اس ہلاکت طلب جرأت سے تمام مسجد میں ہنگامہ بپا ہوگیا' اور لوگوں نے کہا کہ یا زندگی سے بیزار یا مجنون و لا یعقل ہے - بالآخر (عمرو بن مسعدہ) رئیس الشرطہ (کوتوال شہر) کو فوراً اس واقعہ کي اطلاع ہوئي - اس نے آکر (عبد العزیز) کو گرفتار کرلیا اور اسکي خواہش کے بموجب دربار خلافت تک پہنچادیا - وہاں پہنچکر اس نے مجلس مناظرہ اور حضور خلیفہ کي درخواست کي' اور مامون الرشید کي موجودگي میں اس عقیدے کے فسادات کو ایک ایک کرکے بیان کیا - (ومن شاء التفصیل فلیرجع الی الرسالۃ لہ الفہا في ما حدث لہ في بغداد)

ظہر الفساد فی البر و البحر

عباسیہ کے بعد فتنۂ تاتار کي غارت گري نے تاریخ اسلام کا ورق الٹ دیا اور ایک وحشي قوم اسلام کے عرش حکومت کي مالک ہوگئي - عربي حکومت کے خاتمے کے ساتھہ ہي دعوت اسلامي کے بقیہ قوا کا بھي خاتمہ ہوگیا تہا اور فتنہ و فساد ' جنگ و جدال ' حکومتوں اور قوموں کے تصادم اور دائمي کشت و خونریزي سے نفسائي اغراض و ظلم و عدوان کي فضا ہر طرف پہیل گئي تھي - سب سے بڑا فتنہ علماے سوء کي کثرت اور علماے حق کي غربت تھي - خلافت راشدہ کے اختتام کے ساتھہ ہي شخصي حکومت کي بنیاد پڑگئي تھي ' اور شخصي حکومت کي سب سے زیادہ قاتل سمیّت امرا و رؤسا کي ندامت اور مصاحبت کی رسم کا پیدا ہونا ہے ' جو دنیوي عزو جاہ کے حصول کا ذریعہ ' اور پادشاہ وقت کے تقرب و جلب توجہ کا وسیلہ بن جاتي ہے' اور یہ سب سے بڑي دین و علم کي آزمایش ہوتي ہے ' جو بوجہل زنجیر بنکر طبقۂ (علما) کے پانوں میں پڑجاتي ہے - پھر یہ طبقہ زر پرستي اور حصول عزو جاہ کي لعنت میں گرفتار ہوکر شیطان کا سب سے بڑا مرکب فساد بن جاتا ہے' اور دین و علم کو امرا و روساء کي ابلیسانہ خواہشوں کے تابع کردیتا ہے - اسکا علم و مذہب اور وعظ و ارشاد حق کیلیے نہیں بلکہ طلب دنیا کیلیے ہوتا ہے ' وہ قوم کو حق کي طرف نہیں بلاتا بلکہ خود قوم کي ضلالت اور گمراہي کے ہاتھوں میں ایک کھلونا بنکر رہتا ہے - جس عقیدے اور تعلیم کو جلب قلوب اور امرا و روساء کي خوشنودي کا ذریعہ دیکھتا ہے' بیان کرتا ہے ' اور جس کو انکے خواہشوں کا مخالف پاتا ہے ترک کردیتا ہے - قرآن کریم نے علماے یہود کي سب سے بڑي مذمت یہي بیان کي تھي :

فخلف من	پھر بني اسرائیل میں سلف صالح کے جانشیں
بعدھم خلف	اور کتاب تورات کے وارث ایسے نا خلف ہوے'
ورثوا الکتاب '	جو احکام الہی کو اغراض دنیوي کیلیے تبدیل
یاخذون عرض	کردیتے ہیں اور حق کو چھپاتے ہیں - اسلیے کہ
ھذا الادنا '	اسکے صلے میں انھیں اس دنیاے دوں کا کوئي
و یقولون	ذلیل حصہ ملجاتا ہے ' اور اسپر طرہ یہ ہے کہ
سیغفر لنا '	باوجود اس کے کہتے ہیں کہ (ہم علما میں سے
وان یاتھم عرض	ہیں) اسلیے ہمارا گناہ تو معاف ہو جاے گا -
مثلہ یاخذوہ ' الم	اور اگر پھلي چیز کي طرح کوئي اور دنیاوي
یوخذ علیھم	چیز انکے سامنے آجاے تو پھر اسکے لینے کیلیے بھي
میثاق الکتاب	طیار رہتے ہیں - کیا ان گمراہوں سے وہ عہد جو
ان لایقولوا علی	تورات میں مرقوم ہے نہیں لیا گیا ہے' کہ " ہم
اللہ الا الحق	حق بات کے سوا دوسري بات خدا کي طرف
و درسوا ما فیہ '	منسوب نہیں کرینگے " ؟ پھر جو کچھہ تورات میں
والدار الاخرۃ للذین	ہے وہ اسے پڑھچکے ہیں اور کچھہ جاہل
یتقون افلا تعقلون ؟	و بے خبر بھي نہیں ہیں -

(۷ : ۱۶۸)

باقي آیندہ

فہرست زرِ اعانۂ ہلال احمر

— * —

(۸)

	پائي	آنہ	روپیہ
بذریعہ جناب کے - حمید الدین صاحب پیش امام - جامع مسجد - اکوٹ - برار	٠	٠	۸٠٠
جناب خورشید علي خان صاحب - کنگوتم	٠	-	۲۶
جناب سید پیر نور الدین شاہ صاحب لڑکانہ - سندہ	٠	۲	۶
جناب ظہیر الدین صاحب - سلہٹ	٠	٠	۱٠
میزان	٠	۲	۸۴۲

ناموران غزوۂ بلقان

" کچھہ آدمیوں نے آکر انکے سروں پر سفید چادر ڈال دي جو کھینچ کر انکے پیروں تک اوڑھا دي گئي "

ایک سرگذشت خونیں

مترجم از گریفک لندن

+:•:+

پندرھویں نومبر کا واقعہ کچھہ ایسا غم آلود تھا ' کہ میرے لوح دل سے شاید تمام زندگي میں بھي محو نہو - ھمارے مرنے کے بعد ھماري نسلیں اسلام کے ایسے شجاعوں ' اور بلغاریا جیسے ظالموں (یورو پین تہذیب کے بدنام کرنے والوں) کے کار ناموں کو پڑھ پڑھ کو دست تاسف ملیں گي - یہ وہ زمانہ ھے کہ اس میں جور و ستم کي ایسي زندہ مثالوں کا ھونا نہایت ھي حیرت انگیز ھے - ترکوں کے اندر اب بھي وھي قوت ' وھي جوش ' وھي حب الوطني موجود ھے جو اب سے صدیوں پیشتر ان کے آبا و اجداد کي صورت میں ظاھر ھوئي تھي - اس جنگ نے ترکي کے گذشتہ کار ناموں کو سطح زمین پر پھر ایک مرتبہ زندہ کر دکھایا ھے -

* * *

دوپہر ڈھل چکي ھے اور شام ھونے میں کچھہ زیادہ دیر باقي نہیں ' آفتاب مغرب کي جانب اپني لنبي لنبي زرد کرنیں آنے والے انسانوں کے اوپر ڈال رھا ھے - میري طبیعت نے یکایک انگڑائي لي اور جي چاھا کہ باھر چلوں - یہ وہ وقت تھا کہ مصطفی پاشا پر بلغاریوں کا قبضہ ھو چکا تھا - جاتے جاتے مجھکو مصطفی پاشا کي بڑي سڑک کے کنارے لوگوں کا ایک ھجوم دکھائي دیا - میرے دل میں بھي اس کے دیکھنے کا شوق گد گدایا - یوں تو جنگ میں ھزاروں جانیں تلف ھوتي ھیں اور اسکا کبھي خیال بھي نہیں ھوتا ' مگر یہ واقعہ ایسا نہ تھا ' کہ اسکو یوں ھي چھوڑ دیا جائے - بلغاریوں نے دو ترکوں کو اس جرم میں گرفتار کیا تھا کہ ان کے ھاتھہ خون آلود پائے گئے تھے اور ان کو یہاں تھوڑي دیر کے بعد پھانسي دي جانے والي تھي - ایک طرف تو ان کو پھانسي پر چڑھانے کا سامان کیا جا رھا تھا ' دوسري طرف بلغاري گروہ انتقام کے جوش میں اسطرح بے چین تھا ' گویا وہ تمام بلغاریوں کا خون آج ھي ان دو ترکوں سے وصول کر لیں گے - مجھہ جیسے آدمي کے لیے جسکي زندگي میں اس سے پیشتر کبھي ایسے نظارہ کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ھوا تھا ' یہ واقعہ نہایت ھي بھیانک اور ھیبت ناک معلوم ھوتا تھا - یہ ایک ایسا پر اثر اور سبق آموز واقعہ ھے جو مجھکو اپني زندگي بھر کبھي

(١) رکوع میں جھک گیا ھے

(٢) پھانسي کي طیاري -

(٣)
در سجدۂ کہ سر نہ ز تن میشود جدا
درکشور زبتاں کنہش نام کردہ اند

(١) وضو کرنے کیلیے بوڑھا ترک بوٹ کھول رھا ھے -

(٢) دونوں ترک اپنا فرد جرم سن رھے ھیں -

(٣) بوڑھا ترک وضو کر رھا ھے -

صلح کانفرنس لندن

بائیں طرفسے شروع کرکے نام یوں پڑھے جائینگے.- (۱) ایم - اسٹویان نووا کوچ سابق وزیر سرویا - (۲) جنرل ڈانگلیز افسر هیڈ کوارٹر اسٹاف یونان - (۳) عثمان نظامی پاشا سفیر برلن ترکی - (۴) ایم - اسکولیڈیس سابق وزیر خارجیه یونان - (۵) ڈاکٹر ڈانف - پریسیڈنٹ سبرانجی بلغاریه - (۶) ایم - انڈرے نکلیچ - پریسیڈنٹ - اسکوپشتنا سرویا - (۷) جنرل بایروچ افسر اسٹاف افواج ولی عهد سرویا - (۸) ایم - پروروچ سابق وزیر قسطنطنیه بمانڈی نگرو - (۹) جنرل پیپری سابق وزیر خارجیه بلغاریه - (۱۰) ایم مجاروف وزیر لندن بلغاریه (۱۱) رشید پاشا وزیر تجارت ترکی (۱۲) ایم - وینیز یلوس وزیر اعظم یونان (۱۳) ایم - گناڈیس وزیر لندن یونان (۱۴) ایم - میوسکوروچ سابق وزیر اعظم مانٹنی گرو -

نهيں بهوليگا - اس سے پيشتر ميں ان قيديوں کے حالات سن چکا تها جو بلغاري سنگين حفاظت کے اندر مُصطفى پاشا لائے گئے تهے - وہ باشي بزوق تهے اور شهر بهر ميں بهادري کے لئے مشهور - ان ميں سے ايک نے جو دوسرے سے کسيقدر سن رسيدہ تها ايک معرکہ ميں تيئيس دشمنوں کو قتل کيا تها اور دوسرے نے بهي اسيطرح اسکا ساتهہ ديا تها - اس وقت ان کا جرم صرف اسقدر تها کہ انهوں نے تين بلغاريوں کو جو ان کے گهروں ميں لوٹنے کے ليے گهس آئے تهے' قتل کر ديا تها - ان کے لئے پهانسي اسي ويران باغ کے مضبوط درخت کي شاخوں ميں لٹک رهي تهي - درخت کے برابر ايک سيڑهي لگائي گئي تهي - ايک پهندے کے نيچے چند خالي بکس بے ترتيبي سے جمع کر ديے گئے تهے - دوسرے پهندے کے نيچے کي جگهہ خالي تهي مگر آخري وقت ايک الماري' جس کے پائے اور آئنے ٹوٹ گئے تهے' لاکر رکهدي گئي تهي - اس هجوم ميں تماشائيوں کے جهنڈ علاوہ فوٹو گرافر اور نامہ نگارے بهي موجود تهے - ايک سپاهي نے اپني تلوار نکال کر سامنے کي ان شاخوں کو جو فوٹو کے کيمرے کے سامنے اس خوفناک اور حيرت انگيز نظارہ کا فوٹو لينے سے مانع تهيں' صاف کر ديا - ميں نهيں کهہ سکتا کہ اس ميں کيا ايسي فريفتگي تهي جو آدميوں کو شوق دلا رهي تهي کہ مظلوموں کو دم توڑتے ايک نظر ديکهہ ليں ؟ گو ميرا ارادہ جانے کا هوا' مگر آنے والے شور و هنگامے کو سنکر ميں پهر چند لمحوں کے لئے وهاں گيا - پيشتر اسکے کہ ميں اس شور و هنگامے کي وجهہ کسي سے دريافت کروں' يکايک ايک خاموشي چها گئي اور ان گرفتار مگر بهادر اور سر بکف قيديوں کو لايا گيا - ان کي مشکيں کسي هوئيں' اور پيروں ميں بيڑياں تهيں' جو صرف اس قدر ڈهيلي تهيں کہ وہ مشکل سے چل سکتے تهے -

انکو اس بيدردي کے ساتهہ سنگينوں کي طرف دهکيل ديا گيا' گويا وہ انسان هي نہ تهے - ليکن جب وہ ميرے نزديک پهنچے' تو مجهکو انکي اس همت پر سخت تعجب هوا جو انسے باوجود اپني قسمت کے آخري فيصلہ کے معلوم کر لينے کے ظاهر هو رهي تهي - ان ميں سے ايک ضعيف آدمي تها جسکي داڑهي اور سر کے بال پک گئے تهے - اسکي گردن کسيقدر مڑتي' اور سينہ چوڑا تها - اسکے ساتهي کي عمر بهي پچاس سے کم نہ تهي' کو ديکهنے سے بوڑها معلوم نهيں هوتا تها - اسکا قد لنبا' چهرہ کسي قدر لاغر' اور ٹيڑها تها - اسکے چهوٹي سي کالي داڑهي بهي تهي - يہ دونوں ترکي ٹوپي پهنے هوئے تهے - اور انکے لباس سے ظاهر هوتا تها کہ کوئي بڑے عهديدار هيں -

* * *

اسميں تو اب شک نهيں تها کہ وہ اپني قسمت کے فيصلہ پر شاکر هيں - ان دونوں نے ان لاشوں کي طرف جو درخت ميں لٹک رهي تهيں غور سے ديکها' ليکن وہ بالکل نهيں جهجکے' بلکہ انکے چهرے ويسے هي هيں شاداب اور شگفتہ نظر آتے تهے' جيسے اس شخص کا چهرہ' جسکو يقين هو کہ اب اسکي مصيبتوں کا خاتمہ نزديک هے - اسکے بعد انهوں نے اپنے چاروں طرف هجوم' فوٹو کے کمرے' اور بے رحم سپاهيوں کو ديکها' جو انکو هر طرف سے گهيرے هوئے تهے - ايک افسر نے اُن الزاموں کو جو ان پر لگائے گئے تهے سزا کا حکم پڑهکر سنايا - يہ کاغذات نہ تهے بلکہ ايک کئي صفحہ کي مفصل داستان تهي' اور اسکا دهرانا ايسے وقت ميں جب کہ دو آدمي آخري فيصلہ کے منتظر هوں مجهکو نهايت درد انگيز معلوم هوا - ابهي يہ ختم هي هوا تها کہ ايک دوسرے افسر نے آگے بڑهکر انسے ترکي زبان ميں دريافت کيا " اب تم کيا مانگتے هو ؟ " دونوں نے يک زبان هوکر جواب ديا :" صرف ايک خواهش يعني همکو نماز ادا کرنے کي اجازت ديجائے " انکو پانچ منٹ کا وقفہ ديا گيا - ميرا خيال هے کہ ان آدميوں کو نماز کے پڑهنے ميں پندرہ منٹ سے کم نهيں لگے - انکي بيڑياں کاٹ دي گئيں اور انهوں نے اپنے فرائض کي ادائيگي ميں ايسا اطمينان ظاهر کيا' گويا وہ شب کو آرام کرنے کا انتظام کر رهے هيں يا ٹهيک اسطرح جيسے کوئي آدمي کام پر جانے سے پيشتر صبح کے وقت فرصت ميں آرام کرتا هے - اتفاقاً مجهکو اس بوڑهے کے ديکهنے کا کافي موقعہ ملا - يہ ميري زندگي ميں پهلا وقت تها کہ ايسے وحشت انگيز ظلم و ستم کے غم آلود نظارے ميرے سامنے تهے - اس نيک طينت بزرگ نے جسپر سنگين جرائم کا الزام لگايا گيا تها دلي اطمينان اور بڑي رغبت کے ساتهہ نماز کي طياري شروع کي -

جوتے اتار کر اسنے پہلے اپنا منهہ' پهر هاتهہ' اور پهر پانوں بڑي احتياط کے ساتهہ اچهي طرح دهوے اور سب کے بعد تازہ پاني سے کلي کي' پهر وہ هاتهہ کانوں تک ليگيا' جو مشرقي اقوام کا دستور هے اور جسکي مثال همکو يهوديوں کي ان پراني تصاوير سے ملتي هے جو انکي هجو کي غرض سے کهينچي گئي هيں (يعنے هاتهہ کانوں تک ليجا کر تکبير کهي اور نماز شروع کي' الله اکبر کي صدا سے نامہ نگار کو اذان کا دهوکا هوا اور اسي ليے آگے چلکر اس نے اسے حرکت کو اذان سے تعبير کيا هے - الهلال)

* * *

اب وہ اذان دينے کے بعد هاتهہ باندهکر کهڑا هوا' پهر کچهہ دير کے بعد زمين پر بيٹهکر سجدہ کرنے لگا - ايک افسر هاتهہ ميں گهڑي لئے هوئے منٹ گن رها تها' پيشتر اسکے کہ وہ بوڑهے کو وقت ختم هونے کي اطلاع دے' بوڑها سلام پهير کر خود کهڑا هو گيا' اور خود هي پهانسي والے درخت کے نيچے چلا گيا - اسنے اپني چاندي کي انگوٹهي اتار کر حقارت سے زمين پر پهينک دي گويا دولت کي اسکے سامنے مٹي سے زيادہ قدر نہ تهي - پهر چند قيمتي چيزيں' ايک گهڑي' ايک چاندي کا بکس' اور ايک سگرٹ هولڈر ايک نوجوان افسر کو ديديا جو اسکے پاس هي کهڑا تها - ايک افسر نے پکارا :" کوئي هے جو عمدہ پهندہ دينا جانتا هو " - اس آواز کے سنتے هي دو دهقاني باغ کي پشت کي جانب سے مسکراتے هوئے نکلے' اور ان فدائيوں کو مضبوط باندهکر اپني عقل اور مشق جلادي کا ثبوت دينا چاها -

* * *

مجهکو سخت تعجب هے کہ ان دونوں بهادروں کے لبوں سے نہ تو کوئي جانکني کي آواز نکلي اور نہ کوئي دوسري قسم کي آواز سني گئي - ميں نے انکے چهروں کي ايک آخري جهلک ديکهي' جس سے سنجيدگي اور قائم مزاجي کے آثار هويدا تهے' اور جو باوجود اپني غمزدہ هيئت کے خوبصورت نظر آتے تهے - مجهکو دل هي دل ميں انکے گناهوں کو پهر دهرانا پڑا' تاکہ اس رحم و درد کا جوش کم پڑجائے' جو ميرے دل ميں ان دونوں بهادروں کے لئے موجزن تها - انکي شکليں شهيد بزرگوں کے مانند معلوم هوتي تهيں - اور انکے چهروں سے پاک موت کا سکون هويدا تها - کچهہ آدميوں نے آکر انکے سروں پر سفيد چادر ڈالدي جو کهينچکر انکے پيروں تک اوڑها دي گئي اور اب وہ مثل خاموش تصوير کے پہلے سے زيادہ خوفناک اور حيرت انگيز معلوم هوتے تهے - ايسے وقت ميں بهي جبکہ انپر تاريکي چها گئي' اور موت انسے اسقدر قريب تهي' انکي زبان سے کوئي لفظ نهيں سنا گيا - چند لمحوں کے بعد دونوں جسم لٹکتے هوئے دکهائي دينے لگے - کئي مضبوط آدمي انکے پير پکڑکر انکے ساتهہ جهولنے لگے تاکہ جان نکلنے ميں دير نہ هو - ميرے خيال ميں انکي جان نکلنے ميں کچهہ بهي دير نہ هوئي گو اس جوان آدمي کي لاش بوڑهے کي نسبت زيادہ تر پهڑاتي هوئي ديکهي گئي - العرض اسطرح ان دونوں کي زندگي ختم هو گئي -

مقالات

تاريخ کي باز گشت

— * —

بيسويں صدي ميں پهر جنگ صليبي کا اعلان

اور

نام نهاد بے تعصب يورپ کي همدردي

— : —

(مقتبس از المنار مصر)

— * —

لوگ فخريه کهتے هيں که هم اُس بيسويں صدي ميں هيں جسميں انسان زينۂ زندگي کي سب سے بلند تر سيڑهيوں تک پهنچگيا هے' جسميں مساوات' عدل' علم' تمام عالم ميں پهيلگيا هے' جسميں امراض اجتماعي کے برباد کن جراثيم کا استيصال کر ديا گيا هے' جسميں غلامي اور برده فروشي' کا انسداد هوگيا هے' جسميں انسان کا جذبۂ رحم قوي سے قوي تر هوگيا هے' جسميں انسانيت پرستي' امن دوستي' اور جنس نوازي کے اصول لوگوں کے سامنے مجسم هوکے آگئے هيں' جسميں قلب انساني سے تعصب مذهبي مٹگيا هے' جسميں مذهبي رواداري کا اصول ايک عملي قانون کا حکم رکهتا هے' اور جسميں هر شخص دوسرے کے مذهب کا احترام کرنے لگا هے -

مگر کيا يه صحيح هے؟ واقعات اسکا جواب نفي ميں ديتے هيں - صليبي جنگ کو سات سو برس هوچکے هيں' اس عرصه ميں يورپ علوم و معارف ميں بهت آگے بڑهگيا هے' ليکن باين همه کيا يورپ اپني قديمي مسيحي خصوصيات اور اسلام کے مقابله ميں اپنا ديرينه مرکز بهولگيا هے؟ کيا يورپ اپنے حريف ديرينه سے غافل هوگيا هے؟ کيا آج يورپ اس مرکز سے ايک انچ بهي هٹا هے جس پر وه جنگ صليبي کے عهد جهالت ميں تها؟

مسلمانو! يقين کرو که چاهے تم اسلام سے غافل هوجاؤ' مگر عيسائيت کبهي اس سے غافل نهيں رهيگي - تم عيسائيوں کي ستم رانياں بهول جاؤ' مگر وه تمهاري بے التفاتياں نهيں بهولينگے - تمهارے زخم اچهے هوجائيں' مگر تمهارے لگائے هوے چرکوں کو وه هميشه هرا رکهينگے - ايران و طرابلس ميں عيسائيوں کي خونريزي' غارتگري' عصمت دري' تم بهول جاؤ' مگر عيسائي' فلسطين' شام' اور مقدونيه کو نهيں بهولينگے' اور ميں کهتا هوں که چاهے اندلس و طرابلس کي منهدم مسجدوں کو تم بهولجاؤ' مگر عيسائي هميشه جامع ايا صوفيا اور بيت المقدس کو ياد رکهينگے -

اسلئے اے اخوان غفلت شعار! ياد رکهو که جب تک زنده هو' تم چاهو يا نه چاهو' مگر تمهيں هميشه عيسائيت سے معرکه آرا رهنا پڑيگا -

ميں يه نهيں کهتا که تم عيسائيوں پر دست درازي کرو' ميں يه نهيں کهتا که تم خواه نخواه جنگ آرائي کرو' بلکه ميں کهتا هوں که يه کبهي نه بهولو که تم توحيد کے امانت دار هو' قران کريم کے محافظ اور بيت ابراهيمي و روضۂ نبوي کے پاسبان هو' اسليے تمهيں هر وقت ايک ناگزير جنگ کے مقابله کےلئے طيار رهنا هے' جو جلد يا بدير تمهاري اور تمهارے مقدس مذهب اور نيم باقي سياسي هستي کي پامالي کے لئے ضرور کي جائيگي' يعني ميں تم سے صرف يه کهتا هوں که هميشه " جنگ دفاعي " کے ليے تيار رهو اور اِس ايت کو هر وقت پيش نظر رکهو که واعدوا لهم مااستطعتم من رباط الخيل - جسقدر تم سے هو سکے (سپاهيانه قوت سے اور طيار گهوڑوں کے باندهے رکهنے سے کافروں کے مقابلے کيليے طيار رهو)

برادران ملت! مجهے اسوقت موجوده نامبارک حالات کي تفصيل اور تمهارے درخشاں ماضي سے انکے موازنه کرنے کي ضرورت نهيں معلوم هوتي - تم خود جانتے هو که افق خلافت کسقدر پر آشوب هو رها هے' اور کاروان اسلام کے آخري نقش کے مٹانے کے ليے دشمنان اسلام کيا کيا سازشيں کر رهے هيں - ميں ماضي و حال کا سوال چهوڑ کے مستقبل کا سوال پيش کرتا هوں - ميں يه کهنا چاهتا هوں که خلافت اسلاميه کے موجوده مصائب هنگامي واقعات نهيں هيں' بلکه اسلام کي آينده سياسي مرگ و زيست کي فيصله کن کشمکش هے - يه سنبهالا هے' جو مريض اسلام لے رها هے' اگر بچگيا تو پهر آگے ايک شاندار مستقبل هے' ورنه يهوديوں اور پارسيوں کي طرح محکومي' غلامي' اور ذلت کي ايک غير معلوم الحد طويل زندگي هے جس سے اسوقت کي شريفانه و با عزت موت بدرجها بهتر هے -

اسلئے ضرورت هے که تمهارا نشۂ غفلت اُتر جائے - تمهارے تمام قوی بيدار هو جائيں' تمهارے خون ميں حرکت' تمهاري رگوں ميں جنبش' اور اسلام کے دبے هوے شراروں ميں پهر شعله باري پيدا هو جائے -

تم کو يه خيال نه کرنا چاهيے که يورپ در اصل مقدونيه کي اصلاح چاهتا هے' کيونکه بلغاريا' سرويا' اور مانٹي نيگرو اسکے ليے موزوں نهيں - مانٹي نيگرو محض ايک وحشيوں کا گروه هے - بلغاريه انتظامي معاملات ميں دولت عثمانيه سے بهتر نهيں هے" اور سرويا تو محض سوروں کا ايک گله هے - ليکن باين همه يورپ کو رياستهاے بلقان سے کيوں همدردي هے؟ اسکے جواب کے ليے ميں ايک انگريزي اخبار (پال مال گزٹ) کا يه نوٹ پيش کرديناکافي سمجهتا هوں

" هماري آرزو هے که هم بلقان کے عيسائيوں کو اس عرش سيادت (دولت عثمانيه) کو الٹتے هوے ديکهيں' جو پندرهويں يا سولهويں صدي ميں پيدا هوئي تهي " - اس ليے اب مسلمانان عالم کو يه اچهي طرح سمجهه لينا چاهيے که دولت عثمانيه سے يورپ کي تمام جنگيں خالص صليبي جنگيں هوتي هيں' گو مسلمانوں کي برانگيختگي کے خيال سے انکو محض ملکي جنگ کها جاتا هے -

صليبي يورپ کے واسطے' جو اپنے هم مذهبوں کي ترقي کے ليے سدراه هونا نهيں چاهتا' يه ضروري هے که وه مسلمانوں کے مقابلے ميں اپنے هم مذهبوں کي اس حد تک معاونت کرے' جس حد تک که اسکے شخصي منافع و مصالح کو صدمه نه پهنچے' اس ليے اس سے يه اميد نه رکهنا چاهيے که وه کبهي بهي ايک مسلم اور ايک عيسائي کو ايک نظر سے ديکهيگا - تم نے سنا هوگا که مسيحي سلطنتوں کے مقابله ميں بعض دول يورپ نے دو ايک دفعه دولت عثمانيه کي مدد کي هے' مگر اسکو دولت عثمانيه کي مدد کهنا' مسلمانوں کي ساده لوحي اور بعض اسلام فروشوں کي فريبکاري هے - ميں تم کو يقين دلاتا هوں که يه مدد اپنے ديرينه کينه کا

انتقام یا اپنے آئندہ مصالح کا حفظ ما تقدم تھا - وہ اس خطرہ کا سد باب تھا ' کہ کہیں انکا حریف اسلامي ممالک پر حکمراني میں سبقت نہ لیجائے - اور اگر یہ نہ تھا تو میں پوچھتا ھوں کہ وہ ھاتھہ جو کل دولت عثمانیہ کے ھاتھہ میں تھا ' آج اسکے شدید ترین دشمن کے ھاتھہ میں کیوں ہے ؟ وہ ھاتھہ جو کل اسلام نوازي کے نام سے حامي اسلام کي دستگیري کے لیے اٹھا تھا ' آج دشمن اسلام کي پیٹھہ کیوں ٹھونک رہا ہے - ؟

یورپ کي بڑي بڑي سلطنتوں کے ماتحت صدھا مسلمان آباد ھیں ' وہ ان عیسائیوں سے کہیں زیادہ مصائب و آلام کا شکار ھو رہے ھیں ' جو دولت عثمانیہ کي عیسائي رعایا کي بابت بیان کیے جاتے ھیں ' مگر آہ ! مذھبي و ملکي آزادي کے مستحق صرف وہ لوگ سمجھے جاتے ھیں ' جو یسوع مسیح کي بادشاھت میں داخل ھیں ' اس لیے عیسایوں کي آزادي کے لیے تمام یورپ تیار ھوجاتا ہے ' مگر مسلمانوں کي آزادي کے لیے اسلامي سلطنتیں تو ایک طرف خود مصیبت کش مسلمان بھي حرف شکایت زبان پر نہیں لاسکتے - یورپ کے موجودہ طرز عمل نے یہ ثابت کردیا ہے کہ یورپ کي موجودہ جنگیں اس عظیم الشان سازش کا نتیجہ ھیں ' جو آخري تخت اسلام کے الٹنے کے لئے عرصہ درازے کي جا رھي ہے ' اور اس لیے گو ارادہ سلطانیہ (عثماني شاھي اعلان) میں یہي ظاھر کیا گیا ہے ' کہ یہ جنگ محض سیاسي جنگ ہے ' لیکن مجھے یقین ہے ' اور میں تمام مسلمانان عالم کو یقین دلاتا ھوں کہ یہ جنگ خالص مذھبي جنگ ہے ' اور یہ جنگ عیسائیت کي اس قدیمي عداوت کا نتیجہ ہے ' جو اسکو اسلام سے ہے - میرا یہ یقین بے وجہہ نہیں ہے بلکہ اس بنا پر ہے کہ شاہ بلغاریا نے اعلان جنگ کے وقت اپني فوج کو مخاطب کرکے کہا تھا : " آل عثمان کي عیسائي رعایا کے مصائب و تکالیف سن سن کے ھماري فوج میں غیظ و غضب کي آگ بھڑک اٹھي ہے ' اور ھمارے ان مذھبي اور جنسي بھائیوں کي مدافعت کے تمام پرامن طریقے ختم ھو چکے ھیں - یہ کس طرح ھو سکتا ہے کہ ھم اپنے بھائیوں کي آھیں سنیں ' اور ھمارے دل پر چوٹ نہ لگے ' چونکہ ھم کو اپنے لشکر پر اور اپني قوت پر اعتماد ہے ' اسلیے ھم اپني فوج کو حکم دیتے ھیں کہ اس پرانے دشمن سے جنگ آرا ھو - ھماري مقدس جنگ رحم و انسانیت کي راہ میں ہے ' اے میرے بہادرو ! تمھاري یہ جنگ مقدس صلیبي جنگ ہے ' ھاں ! بہادرو ! صلیب کي برکتوں میں آگے بڑھو ! انصاف کا دیوتا تمھاري ضرور مدد کریگا " اعلان جنگ کے لیے گرجوں میں گھنٹوں کے بجنے کا حکم دیا گیا ' اور پادریوں نے لڑنے والوں کے لیے نزول رحمت وبرکت کي دعا مانگي - شاہ سرویا نے بھي اعلان جنگ کے وقت فوج سے یہي کہا - تمام سروي گرجوں میں گھنٹے بجائے گئے ' اور دعائیں مانگي گئیں - شاہ یونان نے بھي فوج کے سامنے اسي قسم کي ایک تقریر کي -

. یونان کے وزیر خارجہ نے اپني ایک تقریر میں کہا : " یونان کي صلیبي جنگ اسلیے ہے ' کہ تمدن کي مدد کیجائے اور اسکو ایشیائی سیادت (دولت عثمانیہ) کي محکومي سے آزاد کیا جائے ' جس نے والنا تک پہنچکے تمام یورپ کو ڈرا دیا تھا ' اور جو تمام ان قوموں کے کاندھوں پر ایک نا گوار بار ہے ' جو فاتح قوم سے زیادہ تمدن و آزادي کي شائق ھیں " -

انگریزي قوم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سلامتي ذوق و صفاء قلب میں تمام اقوام یورپ سے آگے ہے ' اور اسکا نیم سرکاري اخبار (ٹائیمز) تو یہاں تک کہتا ہے کہ " اسلام کا قوي ترین مدافعت کرنے والا صرف انگلستان ہے " !!

لیکن ھم دیکھتے ھیں کہ اس قوم کا وزیر اعظم مسٹر (گلیڈسٹون) کہتا ہے " یہ کتاب (قرآن حکیم) مسلمانوں کے ھاتھہ سے لیکے جلا دیني چاھیے ' یہ کتاب جب تک مسلمانوں کے ھاتھہ میں رھیگي یقیناً وہ اشتبدا تمام ترقیوں اور اصلاحوں کے مخالف اور عیسائیت کے دشمن رھینگے "

انگریزي اخبارات عموماً آجکل لکھہ رہے ھیں کہ " اسلام میں کوئي خوبي نہیں - اور نہ اسلام سے کسي قسم کي اصلاح کی امید رکھنا چاھیے " بہت سے اخبارات نہایت ھیجان انگیز و بے اصل واقعات شائع کر رہے ھیں - اور بعض تو شاہ بلغاریا سے بھي زیادہ سخت مضامین لکھہ رہے ھیں ' (پال مال گزٹ) تو صاف صاف کہتا ہے : " بیشک ھماري راے اور نیز عام راے یہي ہے ' کہ ھم کو اپنے مذھبي بھائیوں کي ضرور مدد کرنا چاھیے - بیشک ھماری کملا ہے کہ ھم اپنے بلقاني عیسائي بھائیوں کو دیکھیں کہ وہ اسي طرح ایشیائی تخت سیادت کو الٹ رہے ھیں ' اور جنوب و مشرق یورپ کو مسلمانوں سے پاک کر رہے ھیں ' جسطرح کہ انکے بھائیوں نے اندلس کو عربوں سے پاک کیا تھا " - انگلستان میں اسلام کے خلاف جوش صرف اخبارات یا پبلک تک ھي محدود نہیں ہے ' بلکہ سیاسي و مذھبي حلقوں میں بھي موج زن ہے - چنانچہ مسٹر لوئڈ جارج ' اور مسٹر (ماسٹر مین) وزیر مال نے (ویسٹمنسٹر) میں ریاستہاے بلقان کي حمایت کے لیے ایک انجمن قائم کي ہے ' جسکے ممبر پارلیمینٹ کے ممبر ھیں - اس انجمن میں یہ طے کیا گیا ہے کہ " بلقان اس جنگ میں حق بجانب ہے نتیجہ خواہ کچھہ ھو مگر مقدونیہ ضرور آزاد کر دیا جائیگا " - یہ بھي طے ھوا کہ پبلک میں ھیجان عام پیدا کرنے کے لیے ایک عام جلسہ کیا جائے " -

(مسٹر ناکل بکائن) ممبر پارلیمنٹ (صوفیا) گئے اور اعلان کیا کہ تمام انگریزي قوم کو بلقان کے ساتھہ اس جنگ میں ھمدردي ہے ' اور بہت سے انگریز بطور والنٹیر کے میدان جنگ میں آنے والے ھیں -

پادریوں نے اتوار کے دن عام طور پر بلقان کي فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگیں - (بشپ آف سارتھہ ویلس) نے (ناٹنگھم) میں ایک تقریر کي ' جسمیں انھوں نے کہا : " مقدونیہ کے عیسائیوں کي خونریزي و آلام رسیدگي اب ناقابل برداشت ھوگئي ہے - ضرورت ہے کہ اعلان جنگ ھو جائے ' لہذا آج کا دن اعلان جنگ کا دن ہے " -

انگریزی قوم نے (جسکو مسلمانوں کے جذبات کے احساس اور دولت عثمانیہ سے مخلصانہ دوستي کا دعوی ہے !!) ایسے وقت میں جب کہ تمام عالم کے مسلمانوں کے دل زخمي ھو رہے ھیں ' انکے جذبات کي بالکل پروا نہیں کي ' اور کیوں کرتي ' جب کہ مسلمانوں نے وہ طریقہ نہیں اختیار کیا جس سے کسي قوم کے جذبات کا لحاظ کیا جاتا ہے -

انگلستان کے اس اخلاقي و دولي اثر کے لحاظ سے جو اسکو حاصل ہے ' یہ بالکل ممکن تھا کہ وہ اس جنگ کو نہ ھونے دیتا ' مگر اس نے اسکے لئے ذرا بھي کوشش نہیں کي -

انگریزي قوم کو یاد رکھنا چاھیے کہ اسوقت ۸۰ میلین مسلمان انگریزي سلطنت کے زیر حکومت ھیں - وہ اپنے خواب گران سے بیدار ھورہے ھیں ' واقعات کے ھاتھہ ' نیتوں پر پڑے ھوے پردوں کو چاک کر رہے ھیں ' اور وہ اخلاص و نفاق میں فرق سمجھنے سے اب عاجز نہیں ھیں ' اسلئے اسکا فرض ہے کہ اس کوزانہ عداوت سے احتراز کرے ' اور وہ وقت نہ آنے دے جب اسکے " خلاف اسلام " جوش کي وجہہ سے مسلمانوں میں ایک ھیجان عام پیدا ھو جایگا -

مراسلات

موجوده جنگ سے مسلمانوں کو یه سبق حاصل کرلینا چاهیے که انگلستان صرف اُس قوم کے جذبات کا پاس کرتا هے جو اپني زندگي کا عملي ثبوت دیتي هے ' یا جسکے جذبات کے پاس کرنے سے اسکے مصالح کو فائده پهنچتا هے - پس اگر مسلمان چاهتے هیں که انکے جذبات کا بهي خیال کیا جاے ' تو انکا فرض هے که سلطنت برطانیه کي دیگر محکوم قوموں کي طرح اپني زندگی کا بهي عملي ثبوت دیں اور اپني سیاسي قوت کے اعتراف پر اسکو مجبور کردیں -

اے برادران اسلام ! تم کو معلوم هے که آندلس کے مسلمانوں کا کیا حشر هوا ! تم کو معلوم هے که کسطرح مسجدیں ڈهائي گئیں ' مسلمان جبراً عیسائي کیے گئے ' اور جو عیسائی نہیں هوے ' وہ جلائے گئے !! یه سچ هے که اس وقت تمهارے ساتهه یه سلوک نہیں هو رها هے ' مگر تمهیں کیونکر اطمینان هو گیا که جب تمهاري سیاسي هستي کا بالکل خاتمه هو جائیگا اور دنیا میں کوئي آزاد اسلامي سلطنت نہیں رهیگي ' تو اسوقت ایسے لوگ پیدا نہیں هوں گے ' جو مسٹر (گلیڈسٹون) کے حکم کي تعمیل کریں ؟ نیز ایسے لوگ پیدا نہیں هونگے ' جو (پال مال گزٹ) کی تمنا پوري کریں ؟ ؟

اتحادي عیسائیوں نے مفتوحه ممالک میں مسلمانوں اور یهودیوں پر جو ستمرانیاں اور سفاکیاں کي هیں ' تم نے اشک آلود آنکهوں اور مضطر دل کے ساتهه سني هونگي ' مگر یه وقت صرف آنکهوں کے رونے یا دل کے پهڑکنے کا نہیں هے - تمهارے سامنے اندلس ' ایران ' اور طرابلس کي مثالیں موجود هیں ' تاریخ همیشه اپنے آپ کو دهراتي هے - مسلمانوں کي موجوده کشمکش فیصله کن کشمکش هے ' اگر اسوقت مسلمانوں نے اپني اور مذهب اسلام کي حفاظت کے لیے سیاسي طاقت نه حاصل کرلي ' تو انکو فیصله کرلینا چاهیے که انکا کیا حشر هوگا -

برادران اسلام ! اسلام کا آخري سیاسي ومذهبي مرکز دارالخلافه ' اسوقت دشمنوں میں گهرا هوا هے - دشمن بہت ' یگانے و بیگانے سب انکے مدد گار ' لیکن مرکز اسلام کے ساتهه بجز خدا کے اور کوئي نہیں - یاد رکهو که اگر تم نے اسکي مدد میں کوتاهي کي ' تو تم اُس نخل اسلام کے کاٹنے والوں کے مدد گار هوگے ' جسکو تمهارے آباء و اجداد نے اپنے خون سے سینچا تها ' اور ایک ایسے حاکم کے سامنے جواب ده هوگے ' جسکي حکومت سے بچکے تم کهیں نہیں جا سکتے -

---

علي گڈه ' لیگ ' اور کانفرنس

— * —

مخدومي حضرت مولانا اڈیٹر " الهلال "

میں جناب اور جناب کے هم صفیر دیگر دو ایک اخباروں کے وه مضامین جو پبلک لیڈروں کي گوشمالي کے واسطے لکهے جاتے هیں - نهایت دلچسپي اور غور سے پڑهتا هوں ' اور شاید مجکو فخر کرنا چاهئے که ایک حصه سے اونکے میں بهي متفق هوں ' اور آج سے نہیں بلکه سالوں سے میرا یه خیال هے که سواے سر سید رحمت الله علیه کے کسي دوسرے شخص نے اپنے آپ کو ایسا ثابت نہیں کیا که اوسکے عام اقوال کو احکام سمجها جاے - حضرت سید کي وفات کے بعد مجهه سے چاها گیا که انسٹیٹوٹ گزٹ کو میں اپنے چارج میں لوں ' مگر میں نے اسي وجه سے انکار کیا که مجهه سے یه توقع نہیں کرنا چاهئے که میں اس میں ویسے مضامین کسي کي مدح میں یا کسي کي پالسي کي تائید میں لکهونگا جیسا که مرحوم و مغفور سید صاحب کے متعلق لکها کرتا تها ' کیونکه میري راے میں اسوقت کسي نے اپنے آپ کو سر سید کي حاشیه نشیني کے قابل بهي ثابت نہیں کیا هے - پهر تو انا الحق کي صدائیں اس کثرت سے خاصکر علي گڈه سے اوٹهیں که کانوں کے پردے اوسي طرح پهٹنے لگے ' جسطرح (بادب معافي چاهتا هوں) جناب کي تحریروں کو پڑهکر آنکهیں پتهرا سي جاتي هیں - اگرچه رفته رفته هزهائینس آغا خاں نے ایک خاص درجه میري نگاه میں حاصل کر لیا هے ' مگر تاهم میں نے مسلم لیگ والوں کو همیشه ملامت کي که انهوں نے لیگ کو اونکے هاتهه فروخت کر دیا ' اور قومي سے شخصي بنا دیا - مگر باوجود ان تمام باتوں کے پبلک لیڈروں سے ایسے طور پر پناه مانگنا جیسا کے جناب نے شیوه اختیار کیا هے میري سمجهه سے ضرور برتر هے ' اور یهي موضوع میري اس عاجزانه تحریر کا هے - جناب یا کوئي صاحب یه ارشاد کریں که زید یا بکر کي پیروي نکرو بلکه عمر کا کهنا مانو تو پڑهنے والے کو ضرور یه تدریر اسطرف مایل کرسکتی هے ' که کیوں ایسا کیا جاے اور ویسا نه کیا جاے ' مگر عام طور پر یه لکهنا (که سب سے بچو) اسکے معني تو یه معلوم هوتے هیں که هم جو کهیں وه کرو - اگر ایسا هي هو تو اسکي کیا وجه هے که جمهور کسي کا کهنا سواے آپکے فرموده کے نه مانے ' اور یه تو وهي غلطي هے جسکي بظاهر جناب اصلاح چاهتے هیں - همارا معزز هم عصر مسلم گزٹ بهي سب سے رو گرداني کرانا چاهتا هے ' مگر سمجهنے والے خوب سمجهه جاتے هیں که اوسکا مرکز نظر بهي کوئي هے ' اور اس بنا پر اوسکي نصیحتیں بالکل بے اثر هو جاتي هیں -

میں دیکهتا هوں که جناب حکام رس لوگوں سے بہت ناراض هیں اور نیز اغنیا سے ' مگر سمجهه میں نہیں آتا که وه اسقدر مقهور کیوں هیں که پبلک اونکو بدتر از بدتر سمجهے ؟ کیا وه پبلک کے مفهوم کا ایک جزو نہیں هیں ؟ - اور کیا جمهور کا مصداق اونکو الگ کرکے صحیح معنوں پر باقي رهتا هے ؟ جسکي بابت میں عرض کرونگا که یه صحیح نہیں هے ! مجلس شوریٰ کی صفت یه هے که اوسمیں هر طبقه کے لوگ هوں - اگر آپ کسي گروه کو اپنے میں شامل کرنا پسند نہیں فرماتے ' تو اوس گروه کا گویا یه حق آپ تسلیم کرتے هیں که وه آپ کے مجمع کو جدا رکهے ' اور یه طریقه ایسا هے جو هرگز مفید اور منزل رسان نہیں هے ' اور سیاست اور تعلیم اسلام کے بالکل خلاف هے -

حاکم اور رعیت انساني حیات کے دو جزو لاینفک هیں - دنیا میں نه کل اشخاص حاکم اور نه کل اشخاص محکوم هو سکتے هیں - پس ان اجزا کو باهم ملانے کي کوشش کے بجاے تبعید کا وعظ ' میري راے میں تو معقول نہیں هے - نظر بریں حکام رسي کوئي جرم نہیں هوسکتا ' اور جو شخص حاکموں کي واجبي تعریف اور مدح کرے یا اونکا رتبه اونکو دے وه هرگز قابل حقارت کے نہیں هو سکتا -

میں نے اوپر عرض کیا هے که میں نے اسکو ناپسند کیا که هز هائینس آغا خاں کو لیگ کا روح رواں مانا گیا ' مگر میں نے اوسی کے ساتهه اس کو بهی نهایت افسوس سے دیکها که آغا خاں

ني اوس اسپيچ كي بنا پر جو انهوں نے ترميم تقسيم بنگال اور اس قسم کے دوسرے مواد پر كي هے ' آپ حضرات انسے بيزار هوگئے هيں - كسي شخص كي نسبت يه كهنا كه وه اپنے خيال ميں ايمانداري سے كهتا هے يا بے ايماني سے ؟ بهت مشكل هے - يه كهنا كه حكام رس يا اغنيا بے ايمان هيں ' ويسي هي غلطي هے جسطرح يه كهنا كه دوسرے گروه والے بے ايمان هوتے هيں - هر كسي كو دوسرے كي دلي حالت خداوند تعالى پر چهوڑدينا چاهيے جو واقف اسرار هے - هم ظاهر بينوں كا ميرے نزديك فرض نقط يه هے كه هم ديكهيں كه فلاں شخص كي راے يا خيالات همارے سمجهه کے بموجب كهاں تك لائق تسليم يا ترك هيں -

ميں اس پر اور زياده وضاحت سے عرض كرسكتا هوں ليكن غالباً اس سے جناب کے معزز اخبار کے اوراق اور انکے پڑهنے والوں کے اوقات زياده خرچ هونگے ' اسواسطے اسكو مختصر كرونگا اور اپنا يه منشاء

شب بهي بيس چاليس برس ترستي رهكر اسي خلفشار سے چهوڑدي ' كيونكه ميري راے ميں پبلك جلسوں كي شان کے بر خلاف هے كه پبلك سے بے تعلقي سي ركهي جاے ' اور كوس انانيت بجايا جاے - اور مجهكو بے حد خوشي هوتي هے جب كه ميں جمهور كي آواز اپني آواز كي مانند سنتا هوں - مگر اسي کے ساتهه ميں اسكو دوسري غلطي جانتا هوں كه هم كسي گروه كو الگ كر ديں - كوئي مشوره مكمل نهيں هوسكتا جبتك كه اوسميں هر ايك طبقه اور گروه كي راے شامل نه هو -

اب ميں آپكي ايك اور پاليسي كي بابت چند سطريں لكهنے كي اجازت چاهونگا اور وه هندو اور مسلمانوں کے اتحاد كا مسئله هے - شايد كوئي مشوره اس سے بدتر اور نالائق تر نهيں هوگا كه ايك ملك کے رهنے والے ايك دوسرے کے دشمن هوں ' بلكه انكو بلاشبه درست هونا چاهيئے - ليكن جناب كا يه خيال كه مسلمان اپني تعداد كي

فكاهات

مسلم ليگ

— * —

لوگ كهتے هيں كه آمادۂ اصلاح هے ليگ * يه اگر سچ هے تو هم كو بهي كوئي جنگ نهيں
صيغۂ راز سے كچهه كچهه يه بهنك آتي هے * كه هم آهنگي احباب سے اب ننگ نهيں
فرق اتنا تو بظاهر نظر آتا هے ضرور * اب خوشامد كا هر اك بات ميں وه رنگ نهيں
عرض مطلب ميں زبان كچهه تو هے كهلتي جاتي * گرچه اب تك بهي حريفوں سے هم آهنگ نهيں
وه بهي اب نقد حكومت كو پركهتے هيں ضرور * جن كو اب تك بهي تميز گهر و سنگ نهيں
قوم ميں پهونكتے رهتے تهے جو افسون وفا * اُن كي افسانه طرازي كا بهي وه ڈهنگ نهيں
وه بهي كهتے هيں كه اس جنس وفا كي قيمت * جسقدر ملتي هے ذره كي بهي همسنگ نهيں
آگے تهے حلقۂ تقليد ميں جو لوگ اسير * سست رفتار تو اب بهي هيں مگر لنگ نهيں

* * *

آپ لبرل جو نهيں هيں تو بلا سے نه سهي * ياں كسي كو طلب افسر و اورنگ نهيں
كام كرنے کے بهت سے هيں جو كرنا چاهيں * اب بهي يه دايرۂ سعي و عمل تنگ نهيں
سال ميں يه جو تماشا سا هوا كرتا هے * كام كرنے كا يه انداز نهيں ' ڈهنگ نهيں
كچهه تو نظم و نسق ملك ميں بهي ديجيے دخل * شيوۂ حق طلبي هے يه كوئي جنگ نهيں
كچهه نه كچهه نظم حكومت ميں هے اصلاح ضرور * هم نه مانينگے كه اس آئينه ميں زنگ نهيں
كم سے كم حاكم اضلاع تو هوں اهل وطن * كيا هزاروں ميں كوئي صاحب فرهنگ نهيں

(وصاف)

ظاهر كرونگا كه جناب بجائے مسلمانوں کے درگروهوں ميں مفارقت ڈالنے کے يه كوشش كريں تو مفيد هو كه سب طبقے کے لوگ ملكر كام كريں اور به كار آمد هوں - اپنا وقت غصے اور سب و شتم كي بجاے ' حلم اور اخلاق محمدي (صلعم) برتنے ميں آپ صرف فرمائيں ' تاكه امت محمد (صلى الله عليه وسلم) ملكر كام كرنا سيكهے -

بلاشبه مسلم ليگ موجوده شكل ميں سخت بے كار جلسه هے [illegible] مگر اسكا يه علاج نهيں هے جو جناب نے تجويز كيا هے ' اسطرح تو [illegible] آپ ايك كار آمد گروه كو جدا كرکے مسلمانوں کے پوليٹكل اقتدار كو [illegible] ايك دوسري طرح كا صدمه پهنچانے كي (ممكن هے كه آپ اسكو [illegible] محسوس نه كرتے هوں مگر) كوشش كر رهے هيں [illegible]

ميں نے خود مسلم ليگ اور محمدن ايجوكيشنل [illegible] سے اس وجهه سے علحدگي اختيار كرلي كه [illegible] جلسے پبلك جلسے نهيں هيں - جتنے كه مدرسة [illegible]

قلت سے مشوش نه هوں ' اس جديد اصول كي بنا پر جو اب رائج هوتا هے ' بالكل غير قابل تسليم هے - اگر مسلمانوں كي پوليٹكل استيج جدا نه هوگي - اگر مسلمان اتحاد ثلاثه (يعني مسلمان ' هندو ' اور انگريز) سے بے پروا هو جائينگے ' تو تباه هو جائينگے - بيشك سوشيل ميل جول هندؤں اور مسلمانوں ميں بڑهنا چاهيئے ' محرم ' بقرعيد - هولي - ديوالي پر جنگ و جدل سخت بدتميزي اور بدنصيبي هے ' مگر ايسا پوليٹكل اتحاد بهي جيسا كه الهلال سے پيدا هوتا هے كچهه كه بدقسمتي مسلمانوں کے واسطے اور فتح مندي هندوؤں کے واسطے نهيں [illegible]

خلاف مزاج عالي هوا هو تو [illegible]

خادم (نهيں بلكه مخدوم) [illegible]

[illegible] خان صاحب رئيس دنادلي

شئون عثمانيه

صوبهٔ البانيه

جس کي اداري خود مختاري ترکي نے بصورت صلح تسليم کرلي ہے

—(*)—

يه خطه جسکو هم (البانيه) کهتے هيں' قديم زمانهٔ ميں (ايپرس) کهلاتا تها - (البانيه) اسکا نام قرون وسطي ميں پڑا - اس ميں معمولي زمين کے علاوه بهت سے پهاڑ بهي هيں - يه پهاڑ بهت بلند هيں' جنميں سے نهايت صاف و شفاف جهرنے اور آب شار جاري رهتے هيں - البانيه کے عام مناظر طبعي نهايت درجه نظر فريب و دلکش هيں - گذشته افسانوں ميں عشق کے ليے يهيں کے معشوق انتخاب کئے جاتے تهے - يهاں کي عورتيں نهايت حسين' شديد پاکدامن' اور بے حد غيرتمند هوتي هيں -

يهاں کے باشندوں کو اهل يورپ البينين کهتے هيں' مگر ترک انکو (ارناوط) اور انکے ملک کو (بلاد ارناوط) کهتے هيں - خود الباني اپنے آپ کو نه (الباني) کهتے هيں اور نه (ارناوط)' بلکه ايک اور نام سے موسوم کرتے هيں جسکا لفظي ترجمه (عقاب بردار) ہے -

بعض مورخين کا بيان ہے' که الباني قوم اقوام يورپ ميں قديم ترين قوم ہے' اس کا وجود تين هزار سال سے ہے - اپني نسل کو غير الباني خون سے محفوظ رکهنے ميں اسکو بهت زياده غلو ہے - اور اسوقت تک اپني مافوق العادت سختي کي وجهه سے اسکي نسل ان تمام اقوام کے اختلاط سے محفوظ ہے' جو وقتاً فوقتاً اس کرهٔ ارض پر وجود پذير هوئي هيں -

اسي عدم اختلاط کا يه اثر ہے که اسکي زبان' اسکے مراسم اور اسکا تمدن آج بهي ايک حد تک محفوظ ہے -

گذشته صديوں ميں الباني قوم با شوکت و اقتدار تهي' اور هميشه اپنے دشمن کے مقابله ميں کامياب رها کرتي تهي - مگر چونکه اسکو ديگر اقوام کے ميل جول سے نهايت سخت پرهيز تها' اور اپنے بزرگوں کے آثار و عادات کے محفوظ رکهنے ميں نهايت سخت تعصب تها' اسليے گو ايک عرصه تک وه اپني حريت' استقلال' وطن' زبان محفوظ رکهه سکي' مگر اُن ترقيوں سے مستفيد نه هوسکي جو اسکے تمدن خاص کے بعد عام تمدن ميں هوئيں -

الباني قوم حب وطن' سنگيني طبع' اور شجاعت ميں مشهور ہے' بلکه اسکي بهادري تو شجاعت کي حد سے نکل کے تهور کي حد تک پهنچگئي ہے -

طبائع کي ذکاوت' خواهشوں کا اعتدال' اسپ سواري' احترام قانون' رعايت حقوق' مهمان نوازي' جنگ پسندي' بغاوت دوستي' اس کے ممتاز خصائل هيں -

البانيوں نے پندرهويں صدي ميں رشتهٔ وطنيت کے نام سے متحد هوکے' اپنے استقلال و حريت کي محافظت کے ليے نهايت شجاعت و پامردي سے ترکوں کا مقابله کيا تها - سنه ١٤٤٣ع ميں انکا سردار (جرجي کاستريوتي)' جو اسکندر بک کے نام سے مشهور تها' آل عثمان کے هاتهه ميں ايک طويل مدت تک گرفتار رهنے کے بعد بهاگ گيا - اور جب اس کے پاس اسکے هم وطنوں کي ايک جماعت جمع هوگئي' تو وه انکو ليکے ترکوں پر حمله آور هوا اور (کرويا) اور چند ديگر مقامات پر قابض هوگيا - اسکے بعد اس نے سلطان (محمد) فاتح قسطنطنيه اور سلطان (مراد) چهارم کے مقابله ميں اعلان جنگ کيا - ان معرکه آرائيوں کا يه اثر هوا که البانيوں نے اسکو اپنا حکمران تسليم کرليا -

وه اپنے بهادر الباني اعوان و انصار کو ليکے پهر ترکوں پر حمله آور هوا' اور (اتهينيز) اور ديگر بيس بڑے بڑے معرکوں ميں فتحياب هوا - سنه ١٤٦٧ع ميں وه مرگيا' اسکے مرنے کے بعد الباني سرداروں ميں باهم نزاع و نا اتفاقي پيدا هوگئي' جسکي وجه سے انکا شيرازه برهم هوگيا - ترکوں نے اس خانه جنگي سے فائده اٹها کے البانيه پر فوج کشي کي' اور اسکو زير نگين کر ليا - البانيه کے مفتوح هونے کے بعد باشندوں کا بڑا حصه (اٹلي) چلا گيا اور وهيں سکونت پذير هوگيا - جو لوگ نهيں گئے ان ميں سے کچهه مسلمان هوگئے اور کچهه اپنے آبائي مذهب پر قائم رهے' ليکن ترکوں کي اس فتحيابي و تسخير ملک سے اسکي شجاعت و بسالت ميں ذرا بهي فرق نهيں آيا - وه اپني اسي خشونت' بدويت' اور استواري عزم پر قائم رهي -

البانيا کے بالائي و زيريں حصوں کے پهاڑي مقامات کے عيسائي باشندوں کو قريباً وهي حقوق حاصل تهے جو انکے هموطن مسلمانوں کو تهے' انيسويں صدي کے اوائل ميں البانيه ميں دو شخص پيدا هوے' جنميں سے ايک کا نام (مصطفی پاشا اسقودري) اور دوسرے کا نام (علي طيلين يايناني) تها' انميں سے ايک نے البانيا کے بالائي اور دوسرے نے زيريں حصے کو انتخاب کيا اور کوشش شروع کر دي - دونوں کو اپنے اپنے حلقه ميں کاميابي هوئي' تمام قبائل اور ادنی و اعلی انکے زير اثر هو گئے - انکا احترام و نفوذ اسدرجه بڑهگيا که دولت عثمانيه کو کهٹکنے لگا' اور اپنے اثر و اقتدار کے متعلق خوف پيدا هو گيا - جب اُن دونوں شخصوں کو اپني ديرينه کوشش' يعني عيسائيوں اور مسلمانوں کو باهم متحد کرنے ميں کاميابي هوگئي تو سنه ١٨٢٠ع ميں (علي پاشا) نے عام بغاوت بلند کيا' باب عالي نے اسکي سرزنش کے ليے (خورشيد پاشا) کو بهيجا - (خورشيد پاشا) ١٨٢١ع تک محاصره کئے پڑا رہ - جب (علي پاشا) کو گرفتار نه کر سکا' تو مجبوراً اس نے تجويز کيا که (يانيا) کے باهر کسي مقام پر (علي پاشا) اس سے ملے اور صلح کي بابت گفتگو کرے' (علي پاشا) حسب تجويز مقام مقرره پر آيا' جب وه اطمينان سے بيٹهگيا' تو (خورشيد پاشا) نے اپنے لشکر کو حکم ديا که (علي پاشا) کو قتل کردے' چنانچه (علي پاشا) قتل کرديا گيا -

علي پاشا کے قتل کے بعد باب عالي نے مصطفی پاشا کي قوت کا بهي کا خاتمه کرديا' ليکن بااين همه الباني برابر خود مختاري کے ليے کوشش کرتے رهے - اور ١٨٣٠ - و - ١٨٤٤ع ميں پهر دولت عثمانيه کے مقابله ميں علم بغاوت بلند کيا - سنه ١٨٧٩ ع ميں برلن کانفرنس نے جب يه طے کيا که البانيه کا ايک حصه جبل اسود و يونان سے ملحق کرديا جائے' تو انميں برافروختگي پيدا هوگئي' اور انهوں نے ايک عام جنگ برپا کر دي -

سنه ١٨٨٤ ع ميں پهر دولت عثمانيه کے مقابله ميں علم بغاوت بلند کيا گيا -

البانیہ تعلیمگاہوں سے بالکل خالي تھا - دولت عثمانیہ کے طرف سے اسکا کوئي انتظام نہ تھا - یوناني چرچ کي مذہبي جماعت نے اس فرصت کو غنیمت سمجھکے انھیں یوناني زبان کی تعلیم دینا شروع کردي ' یہ دیکھکے اطالوي پاپاؤں نے بھی کیتھولک عیسائیوں کو اطالوي زبان کی تعلیم دینا شروع کي - چونکہ البانیہ اطالوي ممالک سے قریب تھا اور ان میں اور البانیہ میں تجارتي تعلقات بھي قائم تھے ' اسلیے البانیوں میں اطالوي زبان بہت رائج ہوگئي - اسوقت اقوام یورپ کے مختلف تمدنوں میں سے اطالي تمدن کا اثر البانیا میں سب سے زیادہ نمایاں ہے -

---

استقلال البانیا

— * —

(مقتبس از جرائد عثمانیۂ مختلفہ)

البانیا کو اسطرح کي خود مختاري ' جیسي کہ اسماعیل کمال بک چاہتا ہے ' ملنا بہت بعید معلوم ہوتا ہے - اسکو صرف ایک خاص قسم کا انتظامي اختیار دیا جائیگا اور سلطان المعظم کے زیر سیادت ایک امیر متعین ہوگا - باب عالي کوشش کریگا کہ اسمیں اور اس ریاست میں ہمیشہ عمدہ تعلقات رہیں -

آج سے پہلے بھي کئي بار البانی رؤسا خلیل بک والي بیروت کے مکان پر جمع ہوچکے ہیں اور ایک ایسي البانی ریاست کا نظام ترکیبي بناچکے ہیں جسکي بنیاد دولت علیہ کے ساتھہ نہایت مستحکم ارتباط و تعلقات پر ہو -

البانیہ سے آئي ہوئي خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے باشندوں کا بیشتر حصہ یہي چاہتا ہے - انکا خیال ہے کہ انکو بالکل خود مختار سلطنت نہیں ملسکتي - اسکے علاوہ وہاں کے مسلمان باشندے دولت عثمانیہ سے قطع تعلق کرنا نہیں چاہتے -

البانیہ کي ریاست کے امیدوار حسب ذیل اشخاص ہیں -

(۱) امیر عبدالمجید افندي (شاہي خاندان کے ممبر ہیں)

(۲) امیر عم خدیو مصر -

(۳) فرید پاشا رئیس الاعیان -

(۴) ابن فرید پاشا خسر خدیو مصر -

نامہ نگار مذکور ایک دوسري چٹھي میں لکھتا ہے :

اسماعیل کمال بک کي خود مختاري ' دولت عثمانیہ سے بالکل علیحدگي کي فرمایش ' اور البانیہ پر عثماني امیر کي تقرري پر یورپي پرنس کے تعیین کو ترجیح ' اور اسي قسم کے اسماعیل کمال بک کے دیگر حرکات جو مشہور ہوے ہیں ' انکو نہ البانی امراء مقیمین قسطنطنیہ نے پسند کیا ' اور نہ جمہور البانیوں نے ' بلکہ اَصالۃً و نیابۃً اسکے خلاف آواز بلند کي ہے ' کیونکہ البانیہ میں دو ثلث سے زائد مسلمان آباد ہیں اور خلافت اسلامیہ سے قطع تعلق کرنا اپنے مصالح کے خلاف سمجھتے ہیں - چنانچہ البانی امراء نے غالب پاشا کے مکان پر ایک جلسہ کیا ' جسمیں فرید پاشا دیوان خاص کے صدر مجلس اور عاکف پاشا ممبر دیوان خاص بھي شریک ہوے - اس جلسہ میں طے پایا کہ " البانیہ میں دولت عثمانیہ کے مصالح کي تائید اور اسکي سیاست و سیادت کي تقویت جسطرح ہوسکے کي جائے " - حال میں اسماعیل کمال بک کا تار بھي صدر اعظم کے پاس آیا ہے جسمیں مبہم الفاظ میں ظاہر کرتا ہے " دولت عثمانیہ اور البانیوں میں کوئي شے حائل نہیں ہے "

اس تار سے قیاس ہوتا ہے کہ اسماعیل کمال بک نے یہ محسوس کرکے کہ " اکثریت (مجارتي) استقلال تام کے خلاف ہے ' کامل پاشا سے گفتگو شروع کي ہے -

جو لوگ اس شخص کي ان حرکات سے واقف ہیں ' جو یہ سلطان سابق کے عہد سے لیکے زمانہ دستور تک کرتا رہا ' وہ جانتے ہیں کہ مصائب (روملي) کا سب سے بڑا سبب یہي شخص تھا -

سرویا و یونان سے اتحاد اور بلقان اور البانیہ کي کامل خود مختاري کي بابت اسي نے گفتگو کي تھي اور مالیسوریوں کو بغاوت پر بھي اسي نے امادہ کیا تھا -

ایک دفعہ اس نے (دییا) کے نامہ نگار سے دوران گفتگو میں کہا : " تعجب ہے کہ سروي البانیوں کو کیوں ذبح کر رہے ہیں حالانکہ سروي اور البانی دولت عثمانیہ کي مخالفت میں متحد تھے " اسکا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ البانی و سروي دولت عثمانیہ کی مخالفت میں متحد تھے ' مگر یہ بھي صحیح ہے کہ اس اتحاد کا باني اسماعیل کمال بک ہي تھا - البانیوں کي دولت عثمانیہ سے مخالفت کي وجہ انجمن اتحاد و ترقي کي کارروائیاں بیان کیجاتي ہے ' مگر یہ غلط ہے - درحقیقت کمال بے البانیوں کو دولت عثمانیہ سے جنگ کرنے کے لیے تیار کر رہا تھا ' اسکي بدیہي دلیل یہ ہے کہ اسوقت انجمن اتحاد و ترقی بر سر اقتدار نہیں ہے ' لیکن پھر بھي البانیوں کي مخالفت کا خاتمہ نہیں ہوا - اب تک اسماعیل کمال بک بالکل علحدگي کا طالب ہے اور ایک مسلمان امیر کے بدلے ایک فرانسیسي ' انگریزي ' یا آسٹریزي پرنس کو مقرر کرنا چاہتا ہے -

---

التواء جنگ سے قبل ایک آخري حملہ

-- * —

ایک عثماني نامہ نگار ۹ دسمبر کو قسطنطنیہ سے لکھتا ہے :-

التواء جنگ کے متعلق گفتگو جب قریب اختتام ہوئي ' اور بلغاریوں کو (ادرنہ) کي سپردگي سے مایوسي ہوگئي ' تو انھوں نے یہ ارادہ کیا کہ التواء سے پہلے (ادرنہ) پر چند ایسے فیصلہ کن وفتح بخش حملے کردیں ' کہ التواء جنگ ہو تو (ادرنہ) انکے ہاتھہ میں نظر آے ' کیونکہ معرکہ (ادرنہ) تمام جنگ کا نصف حصہ سمجھا جاتا ہے اس ارادہ کي بنا پر بلغاریوں نے اپني تمام آخري قوت صرف کرکے ایک سخت حملہ کیا ' لیکن فوراً سخت نقصان کے ساتھہ واپس کردیے گئے -

ہم نے بلغاریوں کی اس آخري ہزیمت کي خبر سني تھي ' مگر تفصیل معلوم نہ تھي اسلئے نہیں لکھي - کل کے اخباروں میں (ادرنہ) کے آخري معرکے کي تفصیل سرکاري طور پر شائع کي گئی ہے - یہ بجنسہ وہ تار ہے ' جو وزیر داخلیہ کو آج سے ۵ دن پہلے (ادرنہ) سے موصول ہوا ہے وہ تار یہ ہے :

التوائے جنگ سے پہلے دشمن نے قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا - چنانچہ کل رات کو ۹ بجے جنوب ' مشرق ' و مغرب کي طرف سے دشمن نے اپنے تمام پیادوں و توپخانوں کے ساتھہ ایک عام حملہ کیا لیکن الحمد للہ کہ ہماري بہادر فوج نے نہایت کامیابي کے ساتھہ ان پیہم حملوں کا مقابلہ کیا - اس دہشت انگیز جنگ میں جو ۶ گھنٹہ تک جاري رہي دشمن کا بہت سخت نقصان ہوا - شکست کھا کر مجبوراً پیچھے ہٹ گیا ' اثناء جنگ میں دشمن نے شہر پر ۷۰ گولے بھي پھینکے تھے مگر شہر کا ذرا بھي نقصان نہیں ہوا - اسي رات کي صبح تھي ' جبکہ التوائے جنگ کا اعلان کیا گیا تھا -

یه امر نهایت تعجب انگیز هے که التواے جنگ سے کسي قدر پہلے جبل اسود کي فوج ایک ایسي شکست کے بعد جسمیں انکا سخت نقصان هوا (طربوش) اور (اشقودره) سے واپس گئي اور شاه جبل اسود اپنے هزاروں بچوں کے غم میں ماتمي کپڑے پہنے هوے اپنے دارالسلطنت میں لوٹ آیا -

یه بالکل ظاهر هے که اگر همارے فوج کو غذا کي طرف سے اطمینان هوجاے ' اور دو دو تین تین دن تک نے آب و دانه نه لڑنا پڑے ' تو اسے شکست کا خوف نہیں هے - اسکي ایک روشن دلیل یه هے که (ساقز) میں ایک هزار عثماني ۴ هزار یونانیوں سے مقابله کر رهے هیں اور لطف یه که یه یوناني جنگي بیڑے کي پشت پناهي میں هیں ' اور انکے ساتهه هي جزیرے کے یونانیوں کي بهي ایک تعداد کثیر موجود هے -

---

کامل پاشا اور انگلستان

—*—

المؤید لکھتا هے :—

" سیاسی حالات و نیز نامه نگاران اخبارات کے ساتهه کامل پاشا کي گفتگو سے معلوم هوتا هے که کامل پاشا کو انگلستان سے مدد (جسکي اسکو قوي امید تهي) نہیں ملي - کیونکه انگلستان نے بلقان کي طرف میلان ظاهر کیا ' اور دولت عثمانیه کي اسوقت تک بالکل مدد نہیں کي " آگے چلکے لکھتا هے " اگر انگلستان نے کامل پاشا کو چهوڑ دیا هے اور گفتگوے صلح میں بقدر طاقت مدد نہیں کي هے' تو انگلستان کو یاد رکھنا چاهئے که وه مشرق میں اپنے تمام دوست کهو دیگا ' اور ایک ایسے شخص کے ساتهه اسکے برتاؤ کی یه مثال جس کي سال گذشته شاه انگلستان نے اسقدر عزت افزائي کي تهي' ارباب عقل کے لئے عبرت آموز هوگي "

انگریزي اخبارات کي موجوده همدردي ایک دام تزویر هے

—*—

دوران جنگ میں انگلستان کے اخبارات کا جو لب و لهجه تها و اخبار بین دنیا کو معلوم هے - انگریزي اخبار عام طور پر لکھتے تهے که " اسلام میں کوئی خوبي نہیں اور نه اس سے کسي قسم کي نیکي کی امید رکھنا چاهیے " - (پال مال گزٹ) نے تو صاف صاف لکھدیا تها " هماري آرزو هے که اپنے مذهبي بهائي بلقاني عیسائیوں کو دیکھیں که وه یورپ کو اسیطرح مسلمانوں سے پاک کر رهے هیں' جسطرح همارے اور انکے بهائي اندلسي عیسائیوں نے اندلس کو مسلمانوں سے پاک کر دیا تها " لیکن اب وهي انگریزي اخبار مسلمانوں سے همدردي اور بلقانیوں کي ظالمانه حرکات پر اظهار نفرت کر رهے هیں - ایک مشهور عثماني اهل قلم اس غیر معمولی تغیر کے متعلق لکھتا هے :

" انگریزي اخبارات باوجود اس میلان کے جو وه اثناء جنگ میں بلقان کي طرف ظاهر کر چکے هیں' آج بلقان کے ان وحشیانه حرکات سے چیخ رهے هیں جنهوں نے قرون وسطي کي صلیبي جنگ کو پهر لوٹا دیا هے ' لیکن انگریزي اخبارات کي یه چیخ پکار اسلیے نہیں هے که وه اسلام کے دوست هیں' بلکه اسلیے که ان کو خوف پیدا هوگیا هے که ایسا نه هو که ان واقعات کي وجه سے مسلمانوں میں اتحاد و همدردي بڑهجائے ' اور دول یورپ خصوصاً انگلستان کے خلاف ایک عام جوش پیدا هو جائے "

هم اسکے متعلق کچهه کهنا نہیں چاهتے ' ناظرین فیصله کرسکتے هیں که اس عثماني اهل قلم کي یه تعلیل کہاں تک صحیح هے ؟

مظالم یونان

—*—

گذشته نمبروں میں هم نهایت تفصیل سے وه مظالم بیان کرچکے هیں ' جو بلغاریوں نے اپنے مفتوحه ممالک میں مسلمانوں پر کیے هیں - اس هفته کي ڈاک میں مظالم بلغاریا کے سلسله میں صرف ایک واقعه آور آیا هے که جزیره نماے (کلدیسه) میں پانچسو مسلمان گولیوں سے شهید کئے گئے - لیکن بلغاریا کے بدلے یونان کے نهایت کریه انگیز و دلدوز مظالم کي ایک فهرست درج هے جس کا اقتباس هم شائع کرتے هیں - اور اسلام فروش پرستاران یورپ سے پوچهتے هیں که یورپ کے امن پسندوں' انسانیت پرستوں ' عدل پروروں' اور اسلام نوازوں کے جم غفیر میں سے آج کوئي بهي اتها که ان بیکس مسلمانوں کو خونخوار مسیحي درندوں کے پنجوں سے نکالے ؟ مسلمانوں بلکه دنیا کي تمام قوموں کو یاد رکھنا چاهیے که یورپ کے رحم و انسانیت اور انصاف و عدل سے صرف دو شخص فائده اٹها سکتے هیں ' ایک عیسائي اور دوسرا وه شخص ' جس کے هاتهه میں ناممکن التسخیر تلوار هو اور بس -

یه بالکل قطعي امر هے که اگر ترکوں کے هاتهه میں انکي تلوار نه هوتي تو آج سے بهت پہلے ایران کي طرح انکي آزادي کا بهي خاتمه کر دیا گیا هوتا -

جامع (یعقوب پاشا) میں مسلمان نماز جمعه پڑهارهے تهے که یوناني درندوں کی ایک جماعت نے انکو گهیر لیا اور نمازیوں کے کپڑے' گهڑیاں' نقد' جوتے وغیره لوٹنا شروع کردیے' نمازیوں میں سے جس نے انکا مقابله کیا سخت و شدید بے رحمي سے زخمي کیا گیا -

یوناني فوج کي ایک ٹولي کنیسه (ایاتوده) سے آرهي تهي - محله (حمیدیه) میں اسکو کچهه مسلمان خاتونین ملیں - ان ستمگروں نے صحرائي درندوں کي طرح ناقابل بیان سختي کے ساتهه ان پر حمله کیا' انکي چادریں چاک کر ڈالیں - کانوں سے بالیاں نهایت بے دردي سے کهینچکے اتار لیں اور اسقدر مارا که سب خون آلود هوگئیں - انمیں سے ایک خاتون مارے دهشت کے بیهوش هوگئي تهي مگر باقي خاتونوں نے چیخنا شروع کردیا - فوج کے لوگ پهر رهے تهے وه آواز سنکے دوڑے' انکو دیکھتےهي یوناني غارتگر بهاگ گئے ' جو خاتون بیهوش هوگئي تهي وه گهر لائي گئي - مگر وه اسقدر ڈر گئي تهي که جان بر نه هو سکي -

یونانیوں نے زنده مسلمان مردوں اور عورتوں پر جسقدر ستمرانیاں کي تهیں ان سے انکے جذبه انتقام پسندي کي تشفی نہیں هوئي - یه وحشي چند مقبروں میں گهس گئے - وهاں سنگ مرمر کي چند قبریں تهیں ' جن پر طلائي حروف میں کچهه عبارتیں کنده تهیں - ان اشقیاء نے اپنے پهاؤڑوں سے ان تمام قبروں کو بالکل منهدم کر دیا - مگر اس سے بهي انکي کینه کش طبیعتوں کي تسلی نہیں هوئي اور مرده جانوروں کي لاشیں لانے اور ان سے قبروں کو پاٹ دیا -

سلانیک کے مسلمانوں نے گو غذا کا سامان جمع کرلیا تها ' مگر یوناني فوج نے داخل هوتے هي تمام گوداموں پر قبضه کر لیا - جن روٹي کي دوکانوں سے مسلمان روٹیاں خریدا کرتے تهے انکے دروازوں پر یه لکھدیا که " یه صرف فوج کے لیے هیں " - جب عام مسلمان بهوکے مرنے لگے تو چند خدا ترس و رحمدل دولتمندوں نے اپنے خرچ سے ایک دکان مسلمانوں کے لیے کهلوادي - یونانیوں کو جب اسکي خبر هوئي تو وه رات کو بڑے بڑے تهیلے لیکے اس دکان پر گئے اور جسقدر روٹیاں وهاں تهیں سب انمیں بهر کے لے گئے -

RE-PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

یورپین ترکی اور ریاست ہاے بلقان

— * —

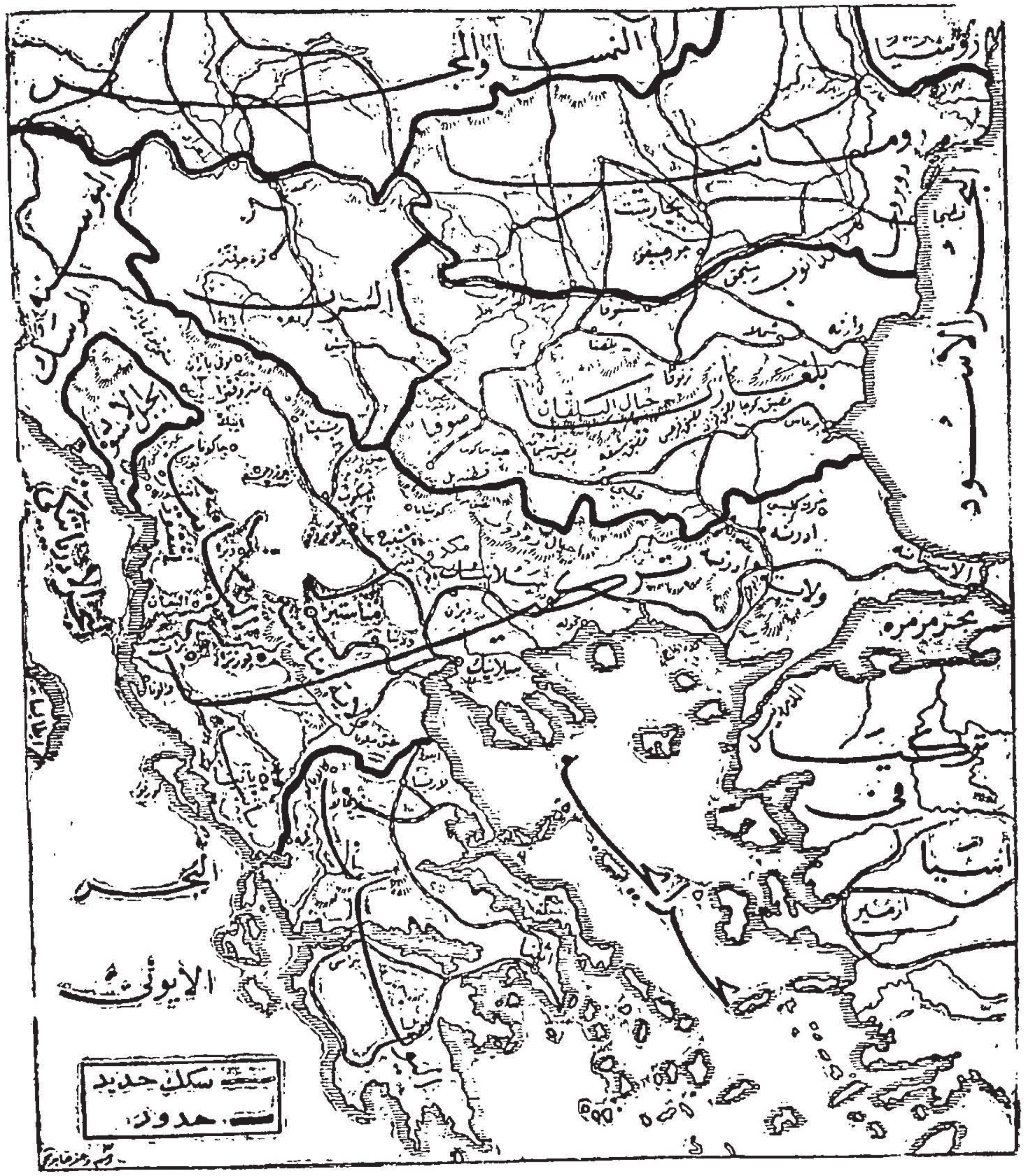

فرہنگ بعض الفاظ عربیہ

— * —

(آستانه)	قسطنطینیه
(ادرنه)	ایڈریا نوپل
(بحر مرمرا)	مار مورا
(بحر ایجه)	ایجین سي (جس میں جزائر ساموس وغیرہ واقع هیں)
(نهر الدانوب)	دریاے ڈینیوب (جو کسي وقت ترکي روسي سرحد تها)
(النمسا والمجر)	آسٹریا هنگري
(البوسنه والهرسک)	بوسینیا ' هرزیگونیا
(الجبل الاسود)	مانٹي نیگرو
(اثینا)	ایتهنس دار الحکومت یونان.
(سکک حدید)	یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وہ موٹي جدول ' جو ترکي حدود حکومت کو ریاست ہاے بلقان ویونان سے علحدہ کرتي ہے -

(یہ نقشہ قسطنطینیہ کے مکتب حربیہ کے جغرافیے سے طیار کیا گیا ہے ' اور اصل نقشے کا بجنسہ عکس ہے)